دیندار

کے

بے نقاب چہرے

مرتبہ

حضرت علامہ مشتاق احمد صاحب نظامی فاضل علوم مشرقیہ

ناشر

مکتبہ پاسبان الٰہ آباد ۳

اپریل ۱۹۷۲ء
قیمت ایک روپیہ

دیندار
کے
بے نقاب چہرے

دیندار جماعت کے لٹریچر کا تنقیدی جائزہ

مرتبہ

خطیب مشرق حضرت علامہ مشتاق احمد صاحب نظامی ایڈیٹر پاسبان

و

مہتمم دار العلوم غریب نواز۔ الہ آباد

ناشر انوار احمد نظامی منیجر مکتبہ پاسبان۔ الہ آباد ۳

قیمت ——————— ایک روپیہ

اپریل ۱۹۷۲ء

نذرِ عقیدت

جانشین اعلیحضرت، تاجدار اہلسنت، بقیۃ السلف، عارف باللہ،
شیخ الاسلام والمسلمین حضور مفتی اعظم ہند، بریلی شریف!

مشتاق احمد نظامی
۸ ر رمضان المبارک ۱۳۹۰ھ

مہتمم دار العلوم غریب نواز، الہ آباد
و خادم سنی تبلیغی جماعت

شرفِ انتساب

بحر العلوم، استاذ الاساتذہ، مناظر اعظم، شیخ طریقت مجاہد ملت،
حضرت مولانا الحاج محمد حبیب الرحمٰن صاحب قبلہ

مشتاق احمد نظامی
خادم سنی تبلیغی جماعت

۸ ر رمضان المبارک ۱۳۹۰ھ
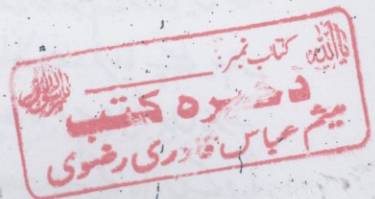
مقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحمدُ لِلّٰہِ وَکفیٰ وَسَلَامٌ علیٰ حَبِیبِہِ الَّذِی اصْطَفیٰ

وجہ تالیف

چند برس ہوئے محافل محرم سے متعلق بمبئی میں مرا قیام تھا، حسن اتفاق سے ان دنوں جانشین اعلحضرت تاجدار اہلسنت، عارف باللہ حضور مفتی اعظم ہند وہیں رونق افروز تھے۔ ایک روز ایسا اتفاق ہوا، ماہم شریف یا باندرہ تشریف لے جاتے ہوئے حضور مفتی اعظم ہند میری قیام گاہ "سیٹھ ابراہیم لکڑے والے" کے یہاں اچانک اتر گئے اور فرمایا مشتاق کو بلواؤ۔ میں وہیں موجود تھا حاضر خدمت ہوکر قدمبوس ہوا ــــــــ فرمایا آج بعد عشاء ڈیلائل روڈ چلے جانا۔ یہ لوگ اس غرض سے آئے ہیں کہ آج اُن کے محلہ میں صدیق دیندار چن بشویشور کی گمراہ پارٹی کے کسی مبلغ کا بیان ہے۔ لہٰذا اراکین کمیٹی کو جاکر سمجھاؤ کہ ایسے گمراہ بدعقیدہ لوگوں کا وعظ نہ کرائیں ــــــ اس دن میرا پروگرام سیوڑی میں تھا۔ میں نے عرض کیا کہ حضور اسیوقت تو مجھے سیوڑی جانا ہے۔ فرمایا پہلے یہاں ہولینا پھر سیوڑی جانا۔ یہ عرض کرتے ہوئے کہ حضرت کا حکم سر وآنکھوں پر۔ میں نے سر اطاعت خم کر دیا۔ دعائیں فرماکر حضرت رخصت ہوگئے۔ اس کے فوراً بعد میں "سنی جمعیۃ العلماء" کے آفس پہنچا اور اپنے بزرگ محترم سلطان المقررین

شیخ طریقت حضرت مولانا خواجہ نظام الدین صاحب بدایونی سے عرض کیا کہ ایسا واقعہ ہے آپ بھی تشریف لے چلیں۔

خواجہ صاحب نے فرمایا تم تنہا کافی ہو۔ میں نے عرض کیا۔ مقصد یہ نہیں ہے بلکہ ایسا ہو سکتا ہے کہ افہام و تفہیم میں کچھ دیر ہو اور جب زیادہ تاخیر ہوتے ہوئے دیکھوں گا تو اس نشست کو آپ کے سپرد کر کے میں سیوڑی چلا جاؤں گا۔

چنانچہ بعد عشاء خواجہ صاحب اور عزیزی عبدالرحمٰن ابراہیم آدم کو ساتھ لیکر میں وہاں پہنچا۔ کمیٹی کے صدر و سکریٹری اور محلہ کے بعض دوسرے ذمہ داروں کو بلوایا، لوگ سنجیدہ اور سمجھدار تھے ——— جب میں نے اس گمراہ پارٹی کی بدعقیدگی کا ذکر کیا تو تھوڑی دیر کی ردو قدح کے بعد لوگوں کی سمجھ میں بات آگئی اور کمیٹی نے یہ طے کر لیا کہ آج بجائے وعظ کے قرآن خوانی کرا دی جائیگی۔

اس کے بعد میرے رفقاء مدنپورہ آگئے اور میں وہیں سے سیوڑی چلا گیا۔

اب سنئے ! چونکہ مجھے کچھ دیر ہو گئی تھی اس لئے جب میں وہاں پہنچا تو مری حیرانی کی انتہا نہ رہ گئی۔ جب میں نے یہ دیکھا کہ صدیق دیندار جماعت کے ایک مبلغ، ہری پگڑی، کاکل دراز: اپنی تقریر کا سرپٹ گھوڑا دوڑا رہے ہیں، مجھے جھنجھلاہٹ کے ساتھ ہنسی بھی آگئی کہ یہ تو وہی ہوا "آسمان سے گرا کھجور پر اٹکا"!

بہر حال مجھے دیکھتے ہری پگڑی اُتر گئے اور معمول کے مطابق میں نے تقریر کی۔ دوسرے دن صبح جب میں نے حضرت مفتی اعظم ہند سے رات کی سرگذشت بتائی تو بے ساختہ حضرت کے لبوں پر بھی ہلکی سی مسکراہٹ آگئی اور بطور حکم ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں کو ان کی گندگی سے محفوظ رکھنے کی خاطر اس گمراہ پارٹی کے متعلق بھی

تمہیں لکھنا چاہیئے ـــــ بات دل میں اتر گئی اور اپنا گھر کر گئی۔ چنانچہ یہ طے کر لیا کہ حسب فرصت ان کے لٹریچر کا تنقیدی جائزہ لیا جائے گا۔

"کل شیئ مرھون باوقاتہ" کے بموجب اب یہ کتابچہ

ہدیۂ ناظرین ہے۔

(۲) برسوں کی بات ہے، محب گرامی برادر مخلص جناب قاضی سید عبداللہ صاحب کی دعوت پر شولاپور گیا تھا۔ شولاپور میں عہد مغل ہی سے یہ سادات کرام کا ایک معزز و موقر گھرانہ ہے اور آج تک مسلمانوں کا مرجع عقیدت ہے۔ سلاطین مغل ہی نے انھیں عہدۂ قضاۃ سپرد کیا تھا ــــــ!

غالباً عہد اورنگ زیب کا فرمان شاہی جو تانبے یا پیتل کے پتر پر کندہ ہے، وہ آج بھی اس خاندان میں محفوظ ہے۔ قاضی سید عبداللہ اسی خانوادہ کے چشم و چراغ ہیں ــــــ دکن کے سفر میں انھیں کا کاشانہ میری مستقل قیام گاہ ہے۔ فتاویٰ شامی، عالمگیری، قاضی خاں، ہدایہ، فتح القدیر وغیرہ کے علاوہ احادیث و تفاسیر اور درس نظامی کے دیگر متعلقات کی عمدہ کتابیں آج بھی اُن کے کتب خانہ میں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ دیوبندیت، وہابیت، غیر مقلدیت، بہائیت، قادیانیت، چکڑالویت اور نیچریت وغیرہ کے ردو ابطال میں نوادرات کا ذخیرہ ہے۔

چنانچہ برادرم قاضی سید عبداللہ میری خواہش کے مطابق کتابیں میرے سپرد کر دیتے ہیں اور میرے دن کا اکثر حصہ کتابوں کی چھان بین میں گزر جاتا ہے۔

عرصہ ہوا ایک سفر میں صدیق دیندار کی کتابوں کو تفصیلاً انھیں کے یہاں دیکھا تھا اور مسلسل کئی روز ان کتابوں کی اوراق گردانی میں مشغول رہا۔ اسی وقت

سے یہ بات ذہن میں محفوظ تھی کہ جب کبھی دیندار جماعت کے متعلق کچھ لکھنا ہوگا تو قاضی سید عبداللہ کے کتب خانے سے مدد حاصل کی جائیگی۔

(۳) اسے حسن اتفاق کہئے یا فالِ نیک! امسال فاضل جلیل مولانا غلام ربانی صدر المدرسین دار العلوم غوثیہ اہلسنت کی دعوت پر ہبلی جاتے ہوئے قاضی سید عبداللہ کی خواہش پر ۲۳ر اپریل ۱۹۷۰ء کو شولاپور پہنچا۔ ار ۲ر ۳ر جون ۱۹۷۰ء کو پوا کھالی ضلع پورنیہ میں دیوبندیوں سے مناظرہ ہونے والا تھا۔ بات فائدے سے خالی نہ ہوگی اسلئے اسے بھی قلمبند کئے دیتا ہوں۔

پیرزادہ مولانا ابو العلیٰ صاحب جو پورنیہ میں اہلسنت کے ایک ممتاز عالم ہیں انھوں نے دوران تقریر میں حضور سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مالک کونین اور مختار کل کہا۔ جس پر وہاں کے دیوبندیوں نے ہم اہلسنت کو چیلنج مناظرہ دیا چنانچہ مالک کونین اور مختار کل کا ثبوت ہمارے ذمہ تھا اور حفظ الایمان کی کفری عبارت کا بے غبار ثابت کرنا ان لوگوں کے ذمہ ——— شولاپور ہی کے قیام میں مولوی محمود الحسن سابق صدر دیوبند کی ایک کتاب دیکھی تھی جس میں حضور کے مالک عالم ہونے کا اقرار ہے۔ یادداشت کی کاپی میں تو اصل عبارت کو اسی وقت درج کرلیا تھا لیکن مناظرہ میں خود اصل کتاب کی ضرورت پڑتی ہے لہذا میں نے اس کتاب کو نکلوایا۔

ایک نئی دریافت

مولوی حسین احمد صاحب سابق صدر دیوبند کے استاد مولوی محمود الحسن صاحب سابق صدر دیوبند کی یہ کتاب ہے۔

"ادلہ کاملہ" معروف بہ "اظہار حق" ص۹
کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور نے زمانہ پریس دہلی سے شائع کیا ہے۔
اصل عبارت ملاحظہ کیجئے :-

"ہبہ کا جواز بایں معنی ہے کہ آپ" (یعنی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم) "اصل میں بعد خدا مالک عالم ہیں جمادات ہوں یا حیوانات، بنی آدم ہوں یا غیر بنی آدم، اگر کوئی صاحب پوچھیں گے اور فہیم ہوں گے تو شاید ہم اس بات کو آشکارا بھی کر دیں۔
القصہ آپ اصل میں مالک ہیں۔)"

چنانچہ "ادلہ کاملہ" کو میں نے قاضی سید عبداللہ صاحب کے کتبخانہ سے حاصل کیا اور "پوا کمائی" پہنچکر جب میں نے اسے حضور مجاہد ملت کو دکھایا تو بے ساختہ دعائیں دیں اس کا یہ مقصد نہیں کہ وہ اس عبارت پر مطلع نہیں تھے بلکہ مجھ حقیر و بے مایہ کی جستجو و کاوش پر بطور اظہار مسرت دعا فرمائی۔ خدا قدیر حضور مجاہد ملت کے ظل عاطفت کو ہم سینوں پر تادیر باقی رکھے۔ آمین۔
"ادلہ کاملہ" کی تلاش میں دیندار جماعت کی حسب ذیل کتابیں اسی کتبخانہ سے دستیاب ہوئیں۔
مہر نبوت، مسدس حامد، سرور عالم یعنی جگت گرو، شمس الضحیٰ، امام الجہاد، دیندار بے نقاب؛
ان ہی میں سے بعض کتابوں کا تنقیدی جائزہ، "دیندار جماعت کے بے نقاب چہرے" کے نام سے ہدیۂ ناظرین ہے۔

حق تلفی و ناحق شناسی ہوگی اگر قاضی سید عبداللہ اور مولانا غلام ربانی کا شکریہ ادا کئے بغیر میں آگے بڑھ گیا —— ان حضرات نے مری مشکلات کو آسان بنایا، اس جماعت سے متعلق یہ مرے قلم کا نقش اوّل ہے اگر فرصت ناآشنا زندگی نے تھوڑی بہت فرصت پائی تو جلد ہی ایک مبسوط و مفصل کتاب حاضر کی جائے گی۔ خدا ر قدیر اس کتاب کو مسلمانوں کے حق میں رشد و ہدایت کا منارۂ حق بنائے آمین

بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

ہدیۂ خلوص مشتاق احمد نظامی

۸ رمضان المبارک ۱۳۹۰ھ

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ حبیبہ الکریم

ختم نبوت! اسلام کا ایک ایسا بنیادی مسئلہ ہے جس پر تمام ہی جمہور علماء اسلام کا کلیتہً اتفاق ہے کہ رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نبی آخر الزماں ہیں آپ کے بعد دروازۂ نبوت بند ہو چکا جس پر قرآن حکیم کی حسب ذیل آیۃ کریمہ شاہد عدل ہے۔

"مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ"

چنانچہ یہ امر مسلم ہے کہ اس آیت کی دلالت ختم نبوت زمانی پر دلالت مطابقی ہے حتیٰ کہ اب اگر کوئی اپنے من گڑھت، نکتہ آفرینی اور غیر معقولی ہو کر منطقی زور استدلال سے اس کو ذاتی اور زمانی میں تقسیم کر کے ختم نبوت ذاتی پر اسکی دلالت، دلالت مطابقی تسلیم کرے تو اسے قرآن میں تحریف بالمعنی کا مجرم قرار دیا جائے گا اور اہل علم و بصیرت اسے خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ قرآن میں تحریف کفر ہے اور اس کا محرف کافر۔ "خواہ تحریف لفظی ہو یا معنوی" بعض لوگ اپنی کج فہمی و نادانی

سے یہ گمان کرتے ہیں کہ یہ مقام مدح ہے لہٰذا سب سے آخر میں آنا اس میں رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی کونسی مدح و تعریف ہوئی؟ لیکن بالغ نظر اور دُوررس حضرات پر یہ مخفی نہیں کہ ختم نبوت زمانی سے مسئلہ امتناع نظیر کو تائید و ترجیح حاصل ہوتی ہے چونکہ خاتم ایک ہی ہوتا ہے دو نہیں ہوتے ——— !

چنانچہ اسی غلط فہمی کی بنیاد پر امکان نظیر اور امتناع نظیر کی بحث چھڑ گئی جس کے نتیجے میں حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور مولوی اسماعیل دہلوی کے درمیان یہ ایک مابہ النزاع اور مختلف فیہ مسئلہ بن گیا

حضرت علامہ ذات رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق امتناع نظیر کے قائل ہیں اور مولوی اسماعیل دہلوی امکان نظیر کے ——— حضرت علامہ کا کہنا تھا کہ سرور عالم روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ممتنع النظیر ہے آپ کے مثل پیدا ہونا محالات سے ہے۔ دلائل میں ایک اہم دلیل یہ بھی ہے کہ خاتم ایک ہی ہوتا ہے دو نہیں۔ اب اس نظری مسئلہ کو آپ مشاہدہ کی مثال میں اس طرح سمجھیئے۔ مثلاً کسی اجلاس کے صدر دروازہ پر ایک میز رکھدی جائے جس پر قلم، دوات اور سادہ رجسٹر ہو اور کاتب کو یہ ہدایت کر دی جائے کہ جو سب سے پہلے آئے اس کا نام درج رجسٹر کر دیا جائے، پھر لوگ گذرتے رہیں اور قلم روک لیا جائے ——— اس کے بعد رجسٹر پر صرف اس کا نام لکھا جائے جو سب سے آخر میں جائے۔ اب اسکے بعد آپ ذہن پر دباؤ ڈال کر خود فیصلہ کیجئے کہ اس سادہ رجسٹر میں کتنے نام ملیں گے۔ یہ تو ایک مانی ہوئی بات ہے کہ اس میں صرف دو ہی نام نظر آئیں گے۔ ایک اس کا نام جو سب سے پہلے آیا اور دوسرا وہ جو سب سے

آخر میں گزرا ــــــ گو لاکھوں آئے اور لاکھوں گئے۔

مگر معلوم ہوا کہ سب سے پہلے آنے والا ایک، اور سب سے آخر میں جانے والا بھی ایک بس اسی لئے ہی عالم خلق کے سادہ رجسٹر کی سراغ رسانی کیجئے کہ اس عالم امکان و ایجاد میں سب سے پہلے آنیوالا کون ہے؟

تو آپ کو سب سے پہلا نام آقائے دو عالم خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا ملے گا۔ در آسمان نبوت و رسالت پر نجم و قمر بن کر چمکنے والوں کو تلاش کیجئے تو سب سے آخر میں آفتاب نبوت سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا نام نامی روشن و تابناک نظر آئے گا۔ بس یہ متعین ہوگیا کہ اولیت و آخرویت ایک ہی کی صفت ہوتی ہے دو کی نہیں، اسی لئے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اوّل بھی کہا جاتا ہے بایں معنی کہ "اول المخلوقات" اور خدائے قدیر کی اولیّت کا یہ مفہوم ہے کہ "اوّل الموجودات"۔

لہذا حاصل کلام یہ ہوا کہ جب آخر ایک ہی ہوتا ہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل پیدا ہونا محالات سے ہے۔

البتہ مولوی اسماعیل صاحب دہلوی کو یہ دھوکا ہوا کہ ایسی صورت میں ہمارے اللہ صاحب کی قدرت پر حرف آجائے گا گویا خدا بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا نہ پیدا کرے ــــــ!

چونکہ تقویۃ الایمان میں اس مفہوم کی وضاحت ہے کہ ــــــ "اللہ کی قدرت سے بعید نہیں اگر وہ چاہے تو محمد جیسے کروڑوں محمد پیدا کرے ــــــ"۔

۵ــــ

کاش کہ لوگ تعصب کی عینک اتار کے اصل مسئلہ کو سچائی اور دیانتداری سے دیکھتے تب حقیقت بے نقاب ہوتی کہ رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی ذات گرامی ممکن النظیر ہے یا ممتنع النظیر ـــــ

غور فرمائیے! بات اتنی سی ہے کہ سیدنا آدم سے لے کر حضرت مسیح علیہم السلام تک جتنے بھی انبیاء و رسل آتے رہے اس کثرت تعداد وہ تسلسل میں خدا کی قدرت کا ظہور ہے لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق خاتم النبیین کا اعلان کرکے رب کریم نے اپنی مشیت وارادے کا بھی اظہار کر دیا یعنی جب تک میں نے چاہا نبیوں اور رسولوں کو بھیجتا رہا لیکن اب اپنے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے خاتم یعنی آخری نبی بنا دیا لہٰذا اس سے خود بخود واضح ہوگیا کہ خدا قدیر کی مشیت یہی ہے کہ اب وہ کسی نبی و رسول کو نہ بھیجے گا۔ جب پیدا کرنے والا اور منصب نبوت و رسالت پر فائز کرنے والا خود فرمائے کہ یہ خاتم "آخری نبی" ہیں تو اب کسی کو یہ ٹھیکیداری کہاں سے مل گئی کہ وہ یہ کہہ سکے کہ محمد جیسے کروڑں محمد پیدا کرے"۔ جس کے صریح دکھلے ہوئے معنی یہ ہوتے ہیں گویا وہ اپنے کہے ہوئے کے خلاف کرے گا اور اس سے کذب باری لازم آئیگا جو یقیناً محال ہے ـــــ!

جب یہ محال ہوا تو اب سید المرسلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا پیدا ہونا محالات سے ہے۔ لہٰذا ثابت یہی ہوا کہ مسئلہ امتناع نظیر درست ہے۔ اور سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات ممکن النظیر نہیں بلکہ ممتنع النظیر ہے۔

ایک شبہہ کا ازالہ

اس شبہہ کا امکان ہے شاید کوئی یہ کہکر گذرنا چاہے کہ اگر خاتم النبیین سے ختم نبوت ذاتی مُراد لیا تو سے تحریف بالمعنی کیوں قرار دیا؟ جبکہ اس معنی سے آیت کا مفہوم اور بھی بلند ہو جاتا ہے "جیسا کہ بعض غلط اندیش کہتے بھی ہیں"۔

واضح رہے کہ نزول قرآن سے لے کر ہر قرن و ہر زمانے میں اس بات کا ہی مفہوم سمجھا گیا اور آج تک صرف یہی مفہوم مراد ہے گویا اس معنی کی قطعیت پر اجماع ہو چکا ہے اس لئے قرآن کے کسی بھی قطعی و اجماعی مفہوم سے جب بھی انکار لازم آئے گا تو اسے تحریف بالمعنی ہی کہا جائے گا جس کی قباحت آفتاب سے زیادہ روشن ہے۔ لہذا "گاہ باشد کہ کودکے ناداں" کے ظاہری واضع اور بے محل خاکساری سے کوئی بھی "قرآن مجید" کو اپنی جولانگاہ یا جودت طبع کا اکھاڑہ بنانا چاہے تو یقیناً اس سے محاسبہ کیا جائے گا ایسی صورت میں مجرم کو مجرم اور محاسب کو حق بجانب سمجھا جائیگا۔ مفہوم و معنی کی بے محل بلندی کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آیت کے اجماعی و قطعی مفہوم کو مجروح کر دیا جائے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

بہر حال مجھے کہنا یہ ہے کہ ختم نبوت اسلام کا ایک بنیادی مسئلہ ہے۔ لہذا وہ قادیان کی سرزمین ہو یا حیدر آباد کی۔ تحذیر الناس کی عبارت ہو یا تقویۃ الایمان کی، غرضیکہ اس آہنی دیوار سے جو بھی سر ٹکرائے گا اُس کا چکنا چور ہونا یقینی ہے ـــــ

بمبئی اور جنوبی ہند میں صدیق دیندار چن بسویشور کے نئے مذہب کی

اشاعت کا زور بڑھتا جارہا ہے۔ دھیرے دھیرے اُن کے مبلغین اپنی آمد و رفت کے لئے بمبئی کو اپنا ہیڈ کوارٹر بناتے جارہے ہیں اور آہستہ آہستہ ان کے قدم بھی مضبوط ہوتے جارہے ہیں۔ چنانچہ حضور مفتی اعظم ہند کی خواہش کے بعد یہی وہ داعیہ ہے جس نے مجھے قلم اٹھانے پر مجبور کیا۔

دوستو! دیندار انجمن قادیانیت ہی کی برانچ ہے اور دونوں ایک ہی تھیلے کے چٹے بٹے ہیں۔[1] چونکہ قادیانیت بساط مذہب و سیاست کا ایک پٹا ہوا مہرہ ہے اور عوام میں اس سے نفرت و بیزاری کا جذبہ اُبھر چکا ہے اس لئے اِس جماعت کے موسس و بانی صدیق دیندار غلام احمد قادیانی کی نیابت و خلافت کا اعلان تو نہ کر سکے لیکن ان کی تعلیمات کا اکثر و بیشتر حصہ غلام احمد ہی کے لٹریچر کا مستعار و مستفاد ہے۔ جیسا کہ آپ اس کتاب کے صفحات پر حوالہ جات کی فہرست میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

اگر ان کے جملہ خرافات و بکواس کو اکٹھا کیا جائے تو کئی جلدوں کی ایک ضخیم کتاب ہو جائے گی ـــ میں نے "مشتے نمونہ از خروارے" کے طور پر چند اقتباسات پر ہلکا پھلکا سا تبصرہ کر دیا ہے۔

اگر اہل ذوق مِن و عَن اس کا مطالعہ کر لیں گے تو امید ہے کہ وہ جماعت کے زہریلے جراثیم پر اچھی طرح مطلع ہو جائیں گے۔

اور ان کی مشینری کے کل و پرزہ بننا تو درکنار اپنے اوپر ان کی پرچھائیں تک سا نہ پڑنے دیں گے۔

---

[1] جس نے نئی سج دھج سے اپنی دوکان سجائی ہے۔

اب کتاب کی ایک ایک سطر آپ کی نظروں کے سامنے ہے بس آپ سے میرا اتنا ہی مطالبہ ہے کہ کتاب کو ادھوری نہیں بلکہ مکمل دیکھ جایئے پھر حوالہ جات کی روشنی میں خود اس کا فیصلہ کیجیئے کہ دیندار انجمن نے اسلام کی کوئی خدمت انجام دی ہے یا شجر اسلام پر تیشہ زنی کی ہے۔

میرا یقین واعتماد اس امر کی گواہی دے رہا ہے کہ ہر انصاف پسند مطالعہ کے بعد نام نہاد دینداروں سے نفرت اور گھن محسوس کرے گا۔

آپ کتاب کے عام مضامین میں خشکی تو ضرور محسوس کریں گے اس لیئے کہ نہ تو اس میں زبان وادب کا کوئی چٹخارہ ہے اور نہ ہی دل آویز مضامین کی چاشنی! ان کی منتشر عبارات پر جنچا تُلا تبصرہ ہے، اپنی طرف سے نہ کوئی اضافہ ہے نہ کتر بیونت، حوالہ جات کے تحت بطور اشارہ وتفہیم چند اشارے کر دیئے گئے ہیں حالانکہ بہت سی عبارات پر اس کی بھی ضرورت نہیں تھی محض اپنے فریضہ سے سبکدوش ہونے کی خاطر میں نے اپنی دانست کے مطابق جہاں مناسب سمجھا اس پر نوٹ لگا دیا ——— میں نے اسے دقت کا ایک عظیم فتنہ تصور کیا اس لیئے ہر چند مصروف ہونے کے باوجود دیندار کے جارحانہ حملہ کی مدافعت کی خاطر اس کی تالیف وترتیب میں لگ گیا۔

اگر کچھ لوگوں نے بھی ہدایت پائی تو میں اسے اپنی سعادت ونجات کا باعث سمجھوں گا۔ میں نے دیندار جماعت کے بعض سرگرم عمل مبلغین کو جب دوڑتے دھوپتے دیکھا تو اُن کے حال پر اور بھی زیادہ ترس آیا۔ محض یہ سوچ کر خدا جانے انھوں نے جماعت کا لٹریچر بھی دیکھا ہے یا نہیں ؟ کہیں

ایسا تو نہیں کہ روزہ نماز، سیرت و غزوات کا سبز باغ دکھا کر انھیں اپنی طرف مائل کرلیا ہو۔ اور یہ غریب نا آشنائے حقیقت محض دین کا کام سمجھکر رات دن ایک کئے دیتے ہیں ـــــ اس لئے اور بھی زیادہ اس ارادے نے اپنی جڑ کو مضبوط پکڑ لیا

میری نظر میں میری اس محنت کا صحیح ثمرہ یہی ہے کہ جماعت کے وہ مبلغین جنھیں اندھیرے میں رکھا گیا ہو اس کتاب کے مطالعہ کے بعد ان کی آنکھوں کی پٹی کھل جائے تاکہ وہ شہد اور زہر، دودھ اور پانی کو اپنے ماتھے کی آنکھ سے دیکھ سکیں۔

اگر یہ کتاب دیندار انجمن کے مبلغین کے کلیجے میں اُتر گئی اور انھوں نے اپنی دوڑ دھوپ کا رُخ "سُنّی تبلیغی جماعت" کی طرف موڑ دیا تو میں اسے اپنے اور ان کے حق میں خدا قدیر کی تائید غیبی سمجھوں گا اور یہ اس کی قدرت میں ہے کہ وہ بھولے بھٹکوں کو صراط مستقیم کی دولت بے بہا سے مالا مال کردے۔

رب کریم میری اس حقیر کوشش کو سرچشمۂ رشد و ہدایت بنائے آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

مشتاق احمد نظامی

۸ رمضان المبارک ۱۳۹۰ھ

دیندار انجمن کا اجمالی تعارف

نوٹ ـــــ زاہد صاحب صدیقی سابق مبلغ دیندار انجمن کراچی کے قلم سے۔

"اس انجمن کا قیام ۱۹۲۴ء میں عمل میں آیا۔ اس کے بانی کا نام صدیق دیندار چن بسویشور ہے۔ صدیق دیندار چن بسویشور کی تصانیف میں سے مجھے صرف "مہر نبوت"، خادم خاتم النبیین جامع البحرین، معراج المومنین اور دعوت الی اللہ دستیاب ہو چکی ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی تصانیف ہیں۔ ان کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ چن بسویشور صاحب نے قادیان جا کر بشیر الدین محمود خلیفۂ قادیان کی بیعت کی۔ پھر مولانا محمد علی لاہوری مرزائی سے قادیانی تفسیر پڑھی اور پھر حیدر آباد دکن آ کر ہندوؤں کی کتابوں اور مرزا غلام احمد قادیانی کی پیشین گوئی کو کھینچ تان کر اپنے پر چسپاں کرتے ہوئے ہندوؤں کے اوتار چن بسویشور ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ اس کے بعد ایک خانقاہ آصف نگر حیدر آباد دکن میں بنائی اور اس کا نام "خانقاہ سرور عالم" یا "جگت گرو آشرم" رکھا۔ یوسف موعود اور مثیل موسیٰ کے دعویٰ کے علاوہ یہ بھی دعویٰ کیا کہ خانقاہ سرور عالم واقع آصف نگر میں حضرت محمد مصطفےٰ کی دوبارہ بعثت ہوئی۔ اس دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے جس طرح آیاتِ قرآنی

اور احادیث کا چہرہ مسخ کر کے تاویل در تاویل عجمی خرافات اور مشرکانہ عقائد کو اسلام میں ٹھونسنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس دیدہ دلیری کی مثال نہیں ملتی۔" (دیندار بے نقاب ص ۱۷-۱۸)

قادیان سے گٹھ جوڑ کی دستاویز ملاحظہ کیجئے

نوٹ ——— زاہد صاحب صدیقی سابق مبلغ دیندار انجمن کی کتاب "دیندار بے نقاب" کا ایک اقتباس۔

مرد متقی

"خلیفہ، قادیان کے متعلق لکھا ہے کہ اے خلیفہ جماعت احمدیہ میں آپ کو ایک زمانہ سے جانتا ہوں کہ آپ متقی ضرور ہو۔"

(خادم خاتم النبیین ص ۷۳)

اسی صفحہ پر مزید لکھا ہے۔

"بھلا اس وقت کیا حال ہوگا جب ویر بسنت (اولوالعزم محمود) دکن کو تشریف لائیں گے، میں میاں محمود احمد صاحب کو دکن کے بشارتوں کی بنا پر خلیفہ جماعت احمدیہ مانتا ہوں گو لاہور کی جماعت مخالف ہی کیوں نہ ہو ———"

واحسرتا کہ صدیق دیندار صاحب کی یہ آرزو پوری نہ ہوئی ان تحریرات سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ قادیانی اور لاہوری بظاہر ایک دوسرے کی مخالفت کرتے ہیں ورنہ سب ایک ہی شجر کے برگ و بار ہیں اور صدیق دیندار صاحب سے جہاں قادیانیت کو تقویت پہنچ رہی تھی وہیں لاہوریت کا پرچار بھی ہو رہا تھا!

اسی لیے مرتو لکھا ہے کہ

"حضرت مولانا محمد علی امیر جماعت احمدیہ نے ایک خط سے مجھے اطلاع دی ہے کہ آپ سے ہماری جماعت کا ہر فرد خوش ہے اور حال ہی میں ایک خط قادیان سے آیا ہے وہ حسب ذیل ہے"

مکرمی ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض یہ ہے کہ مجلس مشاورت کے بعد آیندہ سال کے پروگرام میں دکن کی طرف وفد بھیجنے کی کوشش کی جائے گی بہر حال آپ کام کرتے رہیئے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدے اپنے وقت پر پورے ہوں گے مزید برآں یہ عرض ہے کہ بوجہ مالی تنگی اس علاقہ کی طرف توجہ نہ ہو سکی .... کام کی رپورٹ براہ کرم بھیجدیا کریں اور مشکلات اور نتائج سے آگاہ فرماتے رہیں والتسلیم"

دستخط عبد الرحیم نیّر

نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان ۔ مہر قادیان "

مندرجہ بالا خط خاتم النبیین صہ پر نقل کیا گیا ہے اس سے بھی صاف ظاہر ہے کہ دیندار انجمن باقاعدہ ایک شاخ کی حیثیت سے کام کی رپورٹ اور نتائج تبلیغ اپنے مرکز قادیان کو بھجوایا کرتی تھی۔ جن کتابوں سے حوالے دیئے جا رہے ہیں، وہ چونکہ بانی جماعت کی ہیں اس لئے ممکن ہے جماعت کے افراد جواب دیں کہ بانی کے انتقال کے بعد ہم نے قطع تعلق کر لیا لیکن اس کا کیا جواب ہے کہ حال ہی میں

قادیانی کے جنازے میں شرکت

۲۲ ریا ۲۳ نومبر کے لاہوری پرچہ "پیغام صلح" میں عبدالجبار شاہ لاہوری احمدی کے انتقال کی جو خبر شائع ہوئی ہے اس کی اطلاع دینے والے شخص اول سید سراج الدین امیر حزب اللہ دیندار انجمن ہیں اور انھوں نے صدرالدین لاہوری کو محب الفقراء، رفیق الاتقیاء" کہکر خطاب کیا ہے اور سید عبدالجبار شاہ کی موت کا مفصل حال لکھکر دلی رنج و افسوس کا اظہار کیا ہے! کیا اسی کا نام "دینداری" اور بے تعلقی ہے کہ قادیانیوں کے جنازے میں دیندار انجمن کے حلقہ پشاور اور پنجاب کے تمام مبلغین شریک ہوں۔ خدا جانے در پردہ ان دشمنان اسلام نے کیا گٹھ جوڑ کر رکھا ہے!

(بحوالہ دین دار بے نقاب صفحہ ۲۲، ۲۳، ۲۴)

"اپنے حق میں نبوت کی زمین ہموار کرنے اور دوسروں سے اسے تسلیم کرانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ مسلمانوں کے دل سے نبوت و رسالت کے عظیم تصوّر کو نکالا جائے اور استخفاف نبوت کی پرواکئے بغیر اس کے مفہوم کو ہلکا سے ہلکاتر ثابت کیا جائے تاکہ جس وقت دعوی نبوت کیا جائے تو لوگوں کو کوئی اچنبھا یا عجوبہ نہ معلوم ہو بلکہ وہ اس یقین کے ساتھ اس عقیدے کو آسانی سے قبول کرلیں کہ یہ تو ہر مومن کا منصب ہے "معاذاللہ" یہ اور بات ہے کوئی اعلان کرتا ہے اور کوئی خاموش رہ جاتا ہے۔

گویا نبوت ایک ایسی صفت ہے جو کم و بیش ہر مسلمان میں پائی جاتی ہے۔

اب دیندار انجمن کے ایک مُبلّغ کی ایک تقریر کا حوالہ ملاحظہ کیجیے۔

"سعید ابن وحید نے اپنی تقریر میں کہا ——— ! جہاں سے نبوت ختم ہوتی ہے وہاں سے مومن کے کمال کا آغاز ہوتا ہے اور کوئی مومن اگر نبوت کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ اپنے مرتبہ سے نیچی بات کا دعویٰ کرتا ہے۔"
(دیندار بے نقاب صہ)

نوٹ ——— قربان جایئے اس ہذیان گوئی اور بوالفضولی پر کہ جہاں سے نبوت ختم ہوتی ہے وہاں سے مومن کے کمال کا آغاز ہوتا ہے۔

دینداری کے لبادہ میں اسلام دشمنی کا اس سے زیادہ اور کیا خطرناک تصور ہوسکتا ہے۔ نبوت و رسالت کسبی نہیں بلکہ وہبی ہے اس کی تفصیل اگلے صفحات میں ملاحظہ کیجیے ——— لیجیے اب صدیق دیندار ربانی جماعت کی اس دستاویز کو دیکھیے جس نے قادیانیت سے گٹھ جوڑ پر اپنی مہر توثیق ثبت کردی ہے۔

قادیان کا سفر!

"نبیوں کے اسرار مجھ پر کھلنے کے دو اسباب ہیں۔ پہلا سبب یہ کہ فقیر ۱۹۰۸ء میں فتنۂ دجال سے کماحقہ واقف ہوکر جستجوئے مسیح میں تھا۔ ۱۹۱۴ء میں مسیح کو (مرزا غلام احمد) پایا۔ اور نہایت مخلصانہ طور پر اٹھائیس سال کی عمر میں ترک دنیا کرکے مزید حصول "علم دین" کے لئے قادیان پہنچا اور مرزا صاحب کے تحریر کردہ دس ہزار صفحات سے جن میں تین سو جگہ مسئلہ نبوت کو حل کرنے کی کوشش کی گئی ہے پورا پورا واقف ہوگیا۔ اس طرح "اسرار نبوت" کے کھلنے کا اس فقیر پر یہ پہلا سبب ہے۔"
(مہر نبوت صہ ۲۵ مصنفہ صدیق دیندار چن بسویشور)

نوٹ ——— سب سے پہلے اس ٹکڑے کو ذہن نشین کر لیں " فتنۂ دجال سے کما حقہٗ واقف ہو کر جستجوئے مسیح میں تھا " منصبِ نبوت اور مقامِ رسالت سمجھنے کے لئے، نہ تو آپ نے قرآن و حدیث کو کافی سمجھا اور نہ ہی مفسرین و محدثین کی تشریحات پر اعتماد و بھروسہ کیا گویا یہ مسئلہ اگر حل ہو سکتا تھا تو صرف قادیان میں اور وہ بھی مدعیٔ نبوت غلام احمد قادیانی کی بارگاہ میں، چنانچہ مرزاجی کی تصنیفات کے دس ہزار صفحات کے مطالعہ کا خلاصہ و نچوڑ یہ نکلا کہ آپ کی شکل و صورت میں خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر ہیں جس کے لئے آپ نے " بروزِ محمد " کی ایک مخصوص اصطلاح اختراع کی جس کی دنیائے اسلام میں کوئی مثال نہیں۔

آگے بڑھئے اور 'ہذیان گوئی' کا شباب ملاحظہ کیجئے۔

بھگوان اور ایشور ہونے کا دعویٰ

" شیو خود دنیا کی ایک سو ایک ذاتوں کو ایک کرنے آئیگا، دس اوتار کے رنگ میں خود گھوڑے پر سوار ہو کر ملک ملک پھرے گا۔ بسو یر بھوا سکو انسان سمجھ کر انکار کرے اس سے بات مت کرو دائم قائم رہنے والا پرماتما خود اترا ہے معجزے دکھائے گا۔ ایشور کے روپ والا .... دنیا میں ایشور آتا ہے کوئی دیر نہ ہو گی، دنیا کا ایشور جن بسویشور دنیا کے کھیل اور فریب فاش کرے گا۔ شنکر زمین پر اترے گا ——"

(دعوت الی اللہ صفحہ ۱۷-۱۸، مصنفہ صدیق دیندار)

نوٹ ـــــ عبارت کے اس ٹکڑے کو غور سے ملاحظہ کیجئے۔ "دنیا کا ایشور چن بسویشور دُنیا کے کھیل اور فریب فاش کرے گا ـــــ!" یہ اونٹ ہے جس کا کوئی کل سیدھا نہیں۔ کبھی بروز محمد کی اختراعی اصطلاح سے مسیح موعود اور نبی آخرالزماں بننے کا دعویٰ اور جب اڑان زیادہ تیز ہوئی تو بھگوان اور ایشور ہونے کا مدعی ـــ یہ ایسا داؤ پیچ ہے کہ ہندو مسلمان دونوں ہی پھندے میں آجائیں تاکہ آنجناب کی جھوٹی اور خانہ ساز رسالت عامہ کو ایک مفروضہ سند مل جائے اسی کو کہتے ہیں کہ دونوں ہاتھ میں لڈو یا پانچوں انگلیاں گھی میں۔

ابھی کیا ہے ۵ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

ملی بھگت "حضور "علیہ السّلام" جو تاریخ پیدائش میری بتائی ہے اور حالات بتائے ہیں وہی اولیائے دکن (سادھوؤں) نے بتائے ہیں اور انھوں نے جو تاریخ پیدائش اور حالات بتائے ہیں وہی مرزا صاحب کی کتب میں نظر آتے ہیں۔"

(خاتم النبیین صـ ۱۶، مصنفہ صدیق دیندار)

نوٹ ـــــ اس کتاب کو کلیجہ تھام کر پڑھئے ایسا نہ ہو کہ صبر و ضبط کی حدیں ٹوٹ جائیں۔ سمجھ میں نہیں آتا اسے کسی پڑھے لکھے کا مقولہ کہا جائے یا "الف لیلیٰ" اور "طلسم ہوشربا" کی من گڑھت کہانیوں کے فقرے؟ ذرا غرور و تعلی اور پندار کا یہ عالم ملاحظہ کیجئے کہ جناب کی تاریخ پیدائش و حالات جو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائے ہیں "معاذ اللہ" وہی اولیائے دکن نے بھی بتائے ہیں اور مرزا غلام احمد کی کتابوں میں بھی وہی نظر آئے گویا مرزا جی، چن بسویشور کے

مبشر و منادی بنکر آئے تھے۔ اسی کو کہتے ہیں ملی بھگت ؎

من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو

اور ہونا چاہئے جیسے مرزا جی بناسپتی نبی ویسے ہی آنجناب ڈالڈا ٹائپ بنی۔

"یوں تو جلال کے لحاظ سے موسیٰ بھی ہیں اور داؤد علیہ السلام بھی مسیح موعود کی بشارت میں ان دونوں کا نام کیوں نہیں آیا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ یوسف مصر کے بادشاہ تھے، وہ جس قوم پر حکومت کرتے تھے وہ عربی النسل قوم تھی قبل ظہور اسلام دو ہزار کے اندر اندر وہ تمام قوم ہندوستان کے جنوبی علاقہ میں پہنچ گئی۔ یہ بچھڑے کے پجاری اور شرک پر قائم رہے ان میں ایک رسول کی بشارت چلی آرہی تھی جس کو "شمنکھ اوتار" کہتے ہیں۔ شمنکھ کے اصل معنی نفس امارہ کا مقابلہ کرنے والے کے ہوتے ہیں۔ درحقیقت یہ یوسف کا تعریفی نام ہے۔ قوم لنگایت میں شمنکھ کا مجھ سے پیشتر ۲۷ دفعہ آنا مانا جاتا ہے اور یہ آخری ظہور ہے آج سے آٹھ سو سال پیشتر اولیاء اللہ (ہندو سادھو) نے اسکو دیندار چن بسویشور کے نام سے موسوم کیا ہے۔" (دعوت الی اللہ ص ۲۵)

نوٹ ــــــ اس طویل عبارت کا خط کشیدہ ٹکڑا بار بار پڑھئے "قوم لنگایت میں شمنکھ کا آنا ایک دو بار نہیں بلکہ ۲۷ بار مانا جاتا ہے۔ ۲۷ کی اتنی لمبی تعداد کا فایدہ یہ ہے کہ اگر ۲۷ مان لیا تو ایک بار اور ماننے میں کیا مضائقہ! گویا یہ کوئی نئی بات نہیں، ایسا تو ہوتا ہی چلا آیا ہے اور اتنے ہی برس نہیں، آج سے آٹھ سو برس پیشتر ہندو سادھوؤں نے چن بسویشور کو نامزد بھی کر دیا ہے۔ جس کے لئے آنجناب نے بڑی ہوشمندی و چالاکی سے ایک آسان شکل تجویز کرلی کہ مرے اعزازی نام ایک دو

نہیں بلکہ اتنے ہیں کہ حسب ضرورت ان میں کسی نہ کسی کو کہیں نہ کہیں اپنے اوپر چسپاں کیا جا سکتا ہے۔

اب آں بدولت کے خانہ ساز اعزازی ناموں کی طویل فہرست شمار کیجیے اس طرح کہ انگلیوں کے پوٹے ختم ہو جائیں اور ناموں کی فہرست باقی رہ جائے۔

اعزازی نام "بقلم خود"

" لہٰذا آج پچیس سال سے مجھے مکالمہ الٰہیہ جاری ہے ــــ میرے اعزازی نام حسب ذیل ہیں۔

اے پیران پیر، محمد، امام الغیب، صدیق کلیم اللہ، سپہ سالار، محبوب، تو محمد جلال ہے، مہدی آخر الزماں، دھن پتی، دیندار، محی الدین، صادق جنگ، سری پتی، اے تاج اولیاء، فاتح ہندوستان، نور محمد، محمود صدیق، جری اللہ، اے نبی کے فرزند، سکندر اعظم، عبد القادر، عبد اللہ، موسیٰ، سلیمان، مولا، نگہبان، اے عیسیٰ، اے پہلوان، عادل میراں صاحب، اے مرے آسمان کے تارے، بی بی فاطمہ کے لعل، اندر جیوتی، مرے صابر، چراغ دہر، سلطان نصر الدولہ، کرونا تھ یا منصور، اور بھی کئی نام ہیں، ان ناموں کے علاوہ مجھے بار بار یوسف پکارا گیا، اور کھلے الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے کہا یوسف ہے بابا صدیق اور کہا تو ہی حق بشو لیشور ہے۔"

(دعوت الی اللہ صفحہ ۳۵)

نوٹ ــــ قربان جائیے! برعکس نہند نام زنگی کافور شکل و صورت عام انسانوں سے بھی زیادہ خراب لیکن خدائے قدیر نے

انھیں یوسف کہکر پکارا ـــ انسان جب شرم و حیا کو آخری سلام کرکے یہ طے کرلے کہ اصول و ضوابط، قرآن و سنت، عقل و خرد کی پروا کیے بغیر اپنے اقتدار و ہوائے نفس کے تحت من مانی لکھنا اور بولنا ہے تو ایسے غیر مکلف و مرفوع القلم کے ہذیان کو ساری دنیا ایک خبط الحواس کے بڑ کے سوا اور کیا سمجھے گی؟

ان حوالہ جات کو پڑھیئے اور سر دھنیئے، کہ آج کی دنیا میں بھی ایسے بکثرت موجود ہیں جو ایسے فاتر العقل اور حواس باختہ کو مسیح موعود اور معاذ اللہ مثیل محمد سمجھکر نہ صرف اپنا دین و ایمان غارت کر رہے ہیں، بلکہ دین و تبلیغ کی آڑ میں یہ غارت گر ایمان ٹولی ہزارہا سادہ لوح مسلمانوں کا دین و ایمان برباد کر رہی ہے اور آگے بڑھیئے آپ کی حیرت کی انتہا نہ رہے گی

"حضور نے مری طرف انگلی سے اشارہ کرکے عوام کو مخاطب کرکے فرمایا کہ جب تک کوئی شخص اس میں فنا نہ ہوگا وہ مجھ تک نہیں پہنچ سکتا"

(خادم خاتم النبیین صٓ)

نوٹ ـــ یہ طرفہ تماشا ملاحظہ کیجیے، کہ کسی کو اس وقت تک قرب رسالت حاصل نہیں ہوسکتا تاوقتیکہ وہ حین بسویشور میں گم نہ ہوجائے۔

اب ان کے مبلغین سے کون دریافت کرے کہ آنجناب تو چودہ صدی کی پیداوار ہیں۔ اب سے پہلے جو علماء، صلحاء، عرفاء، اولیاء، غوث و خواجہ قطب و ابدال گزرے ہیں، انھیں رسول الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا قرب حاصل ہوا یا نہیں؟

یا آپ ہر دور میں "تناسخ" آواگون کے تحت کسی نہ کسی روپ میں جلوہ گر

ہوتے رہے اب اس کے ثبوت میں آنجناب کا ایک مضحکہ خیز حوالہ ملاحظہ کیجئے:-

"ہبلی میں ایک عورت میرا وعظ سن رہی تھی روحانیت کا اتنا اثر ہوا کہ جدھر دیکھے چن بسویشور نظر آرہا ہے اور ہر ایک آواز چن بسویشور ہے۔ اگر مرغ بانگ دے تو چن بسویشور کہتا ہے اور بچہ بھی روتا ہے تو چن بسویشور ہی کہتا ہے۔ بگھار چڑھا ہوا ہے چن بسویشور کی آواز آرہی ہے کئی دن ایسا رہا۔ اس معاملہ میں وہ عورت گھبرا گئی، اپنے خاوند کو لے کر میرے پاس آئی میں نے بیعت لے کر دعا دی اب تک اچھی ہے۔

بہت سے لوگ ہیں جو بعد وعظوں کے پکار اٹھے کہ آپ مہدی ہیں۔ بعض نے مہدی مان کر بیعت کر لی۔" (خادم خاتم النبیین صہ۴۸)

نوٹ ——— بازی گروں اور مداریوں کا کاروبار دلالوں اور ایجنٹوں ہی کے سہارے چلتا ہے اور منجھے منجائے کھلاڑی مریدوں سے ایسا ہی کام لیا جاتا ہے۔

باہر کا نہیں اسی ہندوستان کا واقعہ ہے کہ مولوی اسماعیل دہلوی اور سید احمد رائے بریلوی کے جلسوں میں آسمان سے کھجور اور کیک کی بارش ہوتی تھی۔

سادہ لوح مسلمان اپنی سادگی کے تحت یہ دیکھکر مرید ہو جاتے اور فوج کی فوج ان میں شریک ہوتے لیکن علامہ فضل رسول بدایونی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اس کا بھانڈا پھوڑا، پتہ لگانے کی خاطر جلسے میں شریک ہوئے تو کیا دیکھا کہ پردے کے پیچھے لوگ تھیلوں میں کیک اور کھجور لئے بیٹھے ہیں اور حسب موقع اُسے لٹانا شروع کر دیتے ہیں۔

آپ نے جلاہوا کیک اور سڑی ہوئی کھجورے کر شور مچایا۔ بھائیو! کیا فرشتوں سے بھی غلطی ہونے لگی کہ کیک جل گیا ہے اور کیا جنّت کی کھجوروں میں بھی کیڑے پڑنے لگے! چنانچہ اس کے بعد سے یہ ڈرامہ ختم کردیا گیا۔

جنّت بیکار خانہ ہے

"چونکہ اس کے قوائے ظاہری اور باطنی کمال کو پہنچ چکے ہیں اس وجہ سے وہ جنت میں ہے یعنی وہ اہل اللہ ہو چکا ہے چونکہ اللہ خود اپنا ظہور وقتاً فوقتاً کرتا رہتا ہے۔ ایک وقت واحد میں اس کے کئی لاکھ مظہر دنیا میں آتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ نے خود کو جب مزکّی کہا ہے تو ہم بظاہر انسان کو مزکی دیکھتے ہیں گویا خدا تعالےٰ مزکی اس طرح ہوا کہ وہ انسان کے اندر سے بولا، اثر ڈالا اور کمال دکھایا۔ جب دنیا میں گناہوں کا زور ہوتا ہے تو جنتی ارواح کو غیرت ہوتی ہے۔ اللہ کے اذن سے بصورت اولیاء آکر کام کرتے ہیں ورنہ یہ خیال کیا جائے کہ جنتی لوگ ہمیشہ جنت میں پڑے رہتے ہیں۔ اس سے جنت نہ ہوئی بیکار خانہ ہوا۔ بیکاری انسان کی بیکاری کا باعث ہوا کرتی ہے۔ بیز ار[۵۱] انسان جنتی نہیں کہلا سکتا۔"

(معراج المومنین ص۵۶ مصنفہ صدیق دیندار)

نوٹ ـــــــ سبحان اللہ، سبحان اللہ آج جنت کی نئی تعریف معلوم ہوئی۔ اگر جنتی ارواح بصورت اولیاء دنیا میں نہ آئیں تو جنت بیکار خانہ ہو جائیگی۔ دین سے ناواقفیت اور مذہب سے کھلی بغاوت کی اس سے زیادہ

۵۱۔ غالباً کتابت کی غلطی سے بیکار کے بجائے بیز ار لکھا گیا۔

اور کیا روشن دلیل ہو سکتی ہے؟ ایسے لوگ جنھیں دینی باتوں کی معمولی شُد بُد ہے انکے بھی قوت حافظہ میں یہ بات محفوظ ہوگی کہ اہل جنت کو حسب مراتب دیدار الٰہی ہوگا اور وہ اس دیدار میں ایسی لذت و کیفیت محسوس کریں گے کہ وہ ہمیشہ اسی دیدار کے طالب رہیں گے۔

ورنہ اگر جنت کو بیکار خانہ سے محفوظ ہی رکھنا ہے تو اسے کارخانہ بنا دیجئے ٹاٹا، برلا، ڈالمیا وغیرہ سے بھی معاہدہ کرا لیجئے تاکہ اور چیزوں کے علاوہ آپ جیسے بناسپتی نبی بھی کارخانے میں ڈھلتے رہیں۔

— — — — — —

"مسلمانوں پر قیامت آئی، اس کے شناخت کے بھی قرآن و احادیث کے سیکڑوں نشانات دنیا پر ظاہر ہو گئے ہیں حتیٰ کہ خر دجال تمام روئے زمین میں پھر رہا ہے جو قیامت کا ایک بین نشان ہے۔ اور فتنہ دجال سے ہر کس و ناکس واقف ہو گیا ہے مگر باوجود اپنی آنکھوں سے نشانات قیامت دیکھنے کے اس زمانہ کو قیامت کا زمانہ نہیں کہتا مسلمانوں کے سامنے ابھی ابھی مسیح یعنی عیسیٰ وانہ یعلم للساعۃ بن کر حسب وعدہ قرآن کریم " ویوم القیامۃ یکون علیھم شھیداً " قادیان میں ظاہر ہوئے۔ اگر مرزا صاحب کی اس قدر شہرت نہ ہوتی تو ہم کو قیامت کی شناخت کروانے کے لئے کوئی سامان ہی نہ تھا۔ صرف مجھے بوجہ مظہر اللہ ہونے کے اس قیامت کا علم کما حقہ ہوا کیونکہ " اِنَّ اللہَ عِندَہٗ عِلمُ السَّاعَۃِ " تھا اور یہ مسیح موعود کی شہرت کام آئی اور مرزا صاحب کی نبوت کے متعلق چند اصطلاحات قائم کر کے مسئلہ کو

پیچیدہ بنانا کام آیا۔"

(مہر نبوت صہ ۵۱)

نوٹ ـــــ خدا جب دین لیتا ہے تو عقل بھی چھین لیتا ہے ـــ اب بات صیغہ راز میں نہیں رہ گئی بلکہ پوری بر ملائیت سے کھلم کھلا علی الاعلان کہا جا رہا ہے کہ صرف مجھے مظہر اللہ ہونے کے باعث قیامت کا علم کما حقہ ہوا۔

یعنی پوری دنیا میں خر دجال چکر لگا چکا اور قادیان میں "مسیح موعود" کی بعثت ہوگئی گویا ہر طرح آثار قیامت پھوٹ پھوٹ کر نمایاں ہوئے لیکن پھر بھی مسلمانوں کی آنکھ نہ کھلی نہ عہد حاضر کے علماء کو اس کا علم ہوا نہ ہی اولیا کرام اور صالحین کو ـــ چونکہ دیندار انجمن کے سرخیل جماعت صدیق چن بسویشور مظہر اللہ تھے اس لئے صرف انھیں کو قیامت کا علم ہو سکا لیکن یہ بھی قیامت سے کم نہیں کہ معلوم ہونے کے باوجود پھر بھی اسے راز ہی میں رکھا ایک اور حوالہ ملاحظہ کیجئے

"الحمد للہ ـــ! اعلان نبوت منجانب احمدیان مسیح موعود کی شہرت کا باعث بنا اور یہ شہرت قیامت کے قائم ہونے کی ایک عظیم الشان حجت بنی۔ ہی الیقان قیامت "بعثت ثانی" کے ثبوت میں بینات بن کر ہمالیہ کے پہاڑ کی طرح سربلند اور مستحکم کھڑا ہے"

(مہر نبوت صہ ۵۶)

نوٹ ـــــ اپنے فن کے شاطروں کی چوکھی چال ملاحظہ کیجئے کہ یہ کسقدر کھلا ہوا فریب ہے۔

یعنی قادیان میں مرزا غلام احمد کے دعوائے مسیحیت اور حیدرآباد میں جناب کے چھوٹے ادعائے مہدویت نے یہ متعین کر دیا کہ یہ عہد، عہد قیامت

ہے خواہ دونوں اپنے دعوے میں جھوٹے ہی کیوں نہ ہوں اسی کو اصطلاح کی زبان میں کہا جاتا ہے۔

بناء فاسد علی الفاسد۔ (جھوٹ کی بنیاد جھوٹ پر)

دوسرا حوالہ دیکھئے:

"جب بعثت ثانی ہیں ان کے باپ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ان کو چھوڑا احمدیوں نے ولد اللہ کی حقیقت کو قائم رکھنا چاہا تو ان کو فتنوں میں مبتلا کر دیا گیا" (مہر نبوت ص۳۶)

نوٹ ـــــ دکن سے قادیان کے مدعی نبوت کی بھیانک دلالی ملاحظہ کیجئے یعنی مرزا جی صدیق دیندار کی نظر میں مظہر نبوت تھے۔ گویا نبوت کی بعثت ثانی میں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم مرزا کی شکل وصورت میں جلوہ گر تھے (معاذ اللہ) لیکن مرزائیوں نے مظہر نبوت کے بجائے عیسائیوں کی طرح اللہ کا بیٹا قرار دیا۔ اس لئے وہ نت نئے فتنوں میں مبتلا کر دئیے گئے یہ تو اس گمراہ جماعت کا ایک گھریلو اختلاف ہے کہ مرزا مظہر نبوت تھا؟ یا ولد اللہ ۔؟ (معاذ اللہ) لیکن صدیق دیندار نے تو اس کی توثیق کر ہی دی کہ مرزا اپنے اعلان میں سچا تھا۔ العیاذ باللہ من ذالک۔

"دوسرے الفاظ میں اس ولی کے وجود میں بزمانہ قیامت حضور منبع انوار خود تشریف لاتے ہیں۔ اس حقیقت کی وجہ سے یہ وجود "بروز محمد" کہلاتا ہے۔ اسی وجود کی نشاندہی میں مسیح ظاہر ہوتا ہے جو "انہ لعلم للساعۃ" کی حقیقت منکشف کرنے کے لئے بچہ کی طرح کچھ نہ کچھ کہدے کہ

عقائدی طوفان مچاتا ہے، قیامت کے علم کے لئے اس کی بدنامی مقدر ہوتی ہے۔" (مہر نبوت صہ ۴۳)

اقبال جرم "عقائدی طوفان مچانا" ——— یہی اقبال جرم ہے اب ——— !

نوٹ ——— حوالہ کی دوسری خط کشیدہ عبارت کو غور سے پڑھئے۔ اب سے پہلے جو کچھ کہا گیا گویا یہ اسی خرافات کی تمہید تھی ——— یعنی خر دجال گھوم چکا ——— مسیح موعود آگیا۔ لہٰذا منطقی طور پر نتیجہ یہ نکلا کہ یہ دور عہد قیامت ہے۔

مزید برآں یہ کہ حین بسویشور کے وجود میں "معاذاللہ" حضور منبع انوار خود تشریف لائے ہیں، خدا غارت کرے ان فتنہ پروروں کو جو خدمت اسلام کے نام پر اسلام کی جڑیں کھوکھلی کر رہے ہیں اور اس کی آہنی دیوار میں شگاف بن رہے ہیں ——— اور آگے بڑھیئے اور ان کی بوالہوسی و عریانیت ملاحظہ کیجئے۔

پہلا حوالہ "شعر۔ بروز محمد ہے نبیوں کا حاکم
بت مظہر خدا کا قرآں کا ہے عالم
ہے قاضی حشر حوض کوثر کا قاسم" (مہر نبوت صہ ۴۳)

دوسرا حوالہ "بروز محمد، سے مطلب بعثت ثانی ہیں، آخرین منہم کے مالک اور آقا ہیں۔ .... یہی وقت اجتماع انبیاء کا ہوگا۔ جب کل انبیاء جمع رہیں گے، ان پر حاکم امتی فنا فی الرسول ہوگا جو بروز محمد کہلائے گا۔" (مہر نبوت صہ ۴۴)

تیسرا حوالہ "صوفیانہ اصطلاح میں "بروز محمد" بعثت ثانی کو

کہا گیا ہے جب آپ کی ذات اپنی قدسی صفات سے ظہور پذیر ہوتی ہے
تو حسب سنت سابقہ کل انبیاء کو اپنے دربار میں جمع کرتی ہے۔" (مہر نبوت صـ ۶۲)

چوتھا حوالہ

"ہے کوئی دنیا میں ایسی بنی جس کے دربار میں
انبیا جمع ہوں آدم سے لے کر عیسیٰ تک کل
انبیاء۔.......... اور مچھ اوتار سے لیکر گوتم بدھ اوتار تک کل
انبیاء جمع ہیں۔"
(مہر نبوت صـ ۶۲)

توہینِ نبوّت

نوٹ! آصف نگر کی خانہ ساز "سرور عالم خانقاہ" کی چہل پہل بڑھانے اور اس کا دربار سجانے کے لئے "بروز محمد" کے من گڑھت معنی کی پوری سج دھج آپ نے دیکھ لی۔ معاذ اللہ یہ کیسا زہر ہلاہل ہے جو شربت اور شہد کے نام پلایا جا رہا ہے دین کے غاصبانہ ٹھیکیداروں کو شرم تک نہ آئی کہ جو ابرہہ اور ابو جہل سے نہ ہو سکا وہ ان بدبختوں کے ہاتھوں پورا ہو رہا ہے اور آج کا سادہ لوح مسلمان ہری پگڑی کاکل دراز اور لمبی داڑھی دیکھکر انھیں زمین کا فرشتہ سمجھ لیتا ہے۔ خدا پناہ میں رکھے ایسے غلط اندیشوں اور گمراہوں سے اب اس حوالہ کو پڑھیئے اور سر دھنیئے ــــــ

"یہ فقیر فنا فی الرسول اپنے اندر سے حضور منبع انوار کی قدسی طاقت کو ظاہر کر رہا ہے جس کی وجہ سے میرے سامنے نہیں بلکہ حضور منبع انوار کے سامنے کل انبیاء زانوئے ادب طے کئے بیٹھے ہیں۔"

نوٹ ــــــ خدا غارت کرے نخوت و غرور کے اس صنم اکبر کو جو کذاب

فنا فی الرسول کا مدعی ہو کر تمام انبیاء و رسل کی اہانت کا بیڑا اٹھا رکھا ہے۔
غور فرمائیے کیسی غارت گر ایمان عبارت ہے کہ تمام انبیاء و رسل زانوے ادب طے کئے بیٹھے ہیں ـــــ فنا فی الرسول اور حضور منبع انوار کے سامنے یہ ٹکڑے محض اپنی بجیت کے لئے بطور طفل تسلی گویا ٹاٹ میں مخمل کا بے جوڑ پیوند ہے کی حیثیت رکھتا ہے۔ آنجناب کو اپنے اندھے مقلدین سے یہی منوانا ہے کہ آصف نگر کی خانقاہ میں بیک وقت مرے حضور تمام انبیاء و رسل باادب باقرینہ زانوے آداب طے کئے بیٹھے ہیں تو اس ہیرے پھیرے کی کیا ضرورت ؟
اب حسب ذیل حوالہ ملاحظہ کیجئے۔ گویا آصف نگر کی خانقاہ میں نبوت و رسالت کی حیثیت ٹکے سیر بھاجی ٹکے سیر کھاجا کی بھی نہیں ہے۔
ہر ایرے غیرے نتھو خیرے، نبی کے مثیل بننے کی طاقت رکھتا ہے، ملاحظہ کیجئے :-

"جو مسلمان پیدا ہوتا ہے یا مسلمان ہوتا ہے وہ پہلے ہی قدم میں کسی نہ کسی نبی کا مثیل بننے کی بالقوہ طاقت رکھتا ہے اور دوسرا تصرف حضرت منبع انوار کا مسلمانوں میں یہ چل رہا ہے کہ کسی مسلمان کو خیال تک نہیں ہوتا کہ وہ اپنے کسی بچہ کا نام کسی نبی کی غلامی میں رکھے جیسے عام طور پر "غلام محمد" "غلام احمد"، غلام علی، غلام دستگیر نام رکھتے ہیں اس طرح "غلام ابراہیم" غلام موسیٰ، غلام عیسیٰ رکھنے کا کسی مسلمان کو خیال تک نہیں ہوتا۔
"نہیں کوئی مسلم ہے نبیوں سے کچھ کم

(مہر نبوت صـ ۶۰ و ۶۱)

نوٹ ـــــ یہ تو ایک متفقہ مسئلہ ہے کہ نبوت و رسالت کسبی نہیں ہے۔ بلکہ وہبی ہے یعنی ایسا نہیں ہے کہ جو مسلمان نبوت و رسالت کا منصب حاصل کرنا چاہے وہ ریاضت و مجاہدہ یا کسی اور طریق سے حاصل کرلے بلکہ یہ منصب خداوند قدوس کا عطیہ ہے کہ وہ اپنے لکھوکھا اور کروڑوں بندوں میں سے جسے چاہا اُسے منتخب کرلیا۔ اسلام تو یہ عقیدہ دیتا ہے لیکن آں بدولت کا کہنا یہ ہے کہ ہر مسلمان کسی نہ کسی نبی کے مثیل بننے کی طاقت رکھتا ہے۔ اگر یہ منصب فی الواقع اتنا ہی عام ہے تو پھر دکن میں "سرور عالم خانقاہ" کی دوکان سجانے کی کیا ضرورت ــــ؟

جمعراتی، بقرعیدی سبھی اپنے کو فنافی الرسول کہکر ایسی خانقاہ سجا سکتے ہیں اور "بروز محمد" جیسی اختراعی اصطلاح وایجاد سے سبھی اپنے کو مثیل عیسیٰ اور مثیل یوسف کا ہم پلہ کہہ سکتے ہیں. پھر کونسی خصوصیت جناب حن لسو لیشور کی رہ گئی ــــــ

سوچنے اور غور کرنے کا مقام ہے کہ حافظ ہونے کے لئے کم از کم تین برس درکار ہیں اور مولوی اور عالم ہونے کیلئے کم از کم آٹھ یا دس برس لیکن نبی و رسول کا عہدہ ایسا گھٹیا اور سستا ہے (معاذ اللہ) کہ آپ سے متعلق ہوتے ہی یا پیدا ہوتے ہی وہ اسدرجہ پر فائز ہوجاتا ہے۔ اب اور سنئے:

نبوت کے اسرار بے انتہا ہیں	بفضل خدا اس کے در مجھ پہ وا ہیں
کہوں راز داری کے اسباب کیا ہیں	میں ان کی جگہ ہوں وہ میری جگہ ہیں
کہ عیسیٰ تلک جسقدر انبیاء ہیں	وہ رفقار کار رسول خدا ہیں

فنافی الرسول خدا جو ہوا ہے ۔۔۔ وہ لاریب حق میں فنا ہو گیا ہے
کہ نبیوں سے دربار اس کا بھرا ہے ۔۔۔ ہیں رفقار نبی یہ عجب ماجرا ہے "

"مہر نبوت" کے شروع کے اشعار ہیں:

نوٹ ۔۔۔ اب جناب کے ایک چہیتے مبلغ کا کلام سنیئے۔

توہین نبوت کی دوسری مثال

" وہ ہے فائق ہمارا ولی ہر نبی پر
محمد کی اُمت میں پھر ان کا آنا ۔۔۔ نبیوں کا گویا ہے معراج پانا "
(شمس الضحیٰ، صد ۶۲)

سنہ ۱۹۵۳ء طباعت منظوم، کتاب شمس الضحیٰ ۔ مصنفہ ابو الکلام عبد الغنی

مرید خاص چین بسویشور صدیق دیندار۔

نوٹ ۔۔۔ ع ہے فائق ہمارا ولی ہر نبی پر (معاذ اللہ)
عظمت نبوت و رسالت سے متعلق جو رہی سہی کسر تھی اس مصرع نے اُسے بھی ختم کر دیا۔ زندقہ، الحاد و بیدینی جب اپنے عہد شباب کو پہنچتے ہیں تو اس دور جوانی میں جو کچھ بھی مستیاں ہو جائیں وہ کم ہی ہیں۔ غلام جیلانی برق کی رسوائے عالم کتاب "دو اسلام اور دو قرآن کو جن لوگوں نے دیکھا ہوگا انھیں اس کا بخوبی اندازہ ہوگا کہ الحاد اپنے عہد شباب میں کیسی کیسی گلکاریاں کرتا ہے۔ شراروں کو پھول بنا کر پیش کرنا، یہ اس کے بائیں ہاتھ کا کام ہوتا ہے۔ بڑھتے چلے تھکیئے نہیں ابھی منزل دور ہے۔

شمس الضحی پر جناب صدیق صاحب چن بسویشور کی تقریظ بھی ملاحظہ کریجیے، تاکہ دل کا کھٹکا دور ہو جائے۔

"مصنف کتاب ہذا مولوی غازی ابوالکلام عبدالغنی صاحب مصنف میثاق الانبیاء نے مضامین تبلیغ کو مسدس کی صورت میں منضبط کیا ہے۔ وہ کتاب میری نظر سے گذری۔ انتہائی معقولیت سے کام لیا ہے۔ ہماری انجمن کے جذبات کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔ جو در حقیقت وہ جذبات کیا ہیں؟ قرآن کریم عمل میں ہے۔ یہ کتاب ہر مسلم کو ہدایت کا باعث ہوگی، شفاعت کا باعث ہوگی، پڑھنے والے کو صراط مستقیم پر لائے گی"

فقط

(دستخط صدیق دیندار چن بسویشور)
المرقوم ۲۵ رجب ۱۳۶۹ھ)

نوٹ ـــــــ ایسے گمراہ کن مسدس کے بارے میں جناب کی ایسی جنچی تلی رائے ہے جس سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ یہ کعبہ کی طرف لے جانا چاہتے ہیں کہ صنم خانہ کی طرف! ایک اور حوالہ پڑھیے۔

"ان کا ایک وجود کئی کئی انبیاء کو اپنے اندر رکھتا تھا اسی وسیلہ سے انبیاء اقوام عالم جن پر صرف سلام تھا، "رحمۃ اللہ" اور "رضی اللہ" کے مقدار ہوئے"

(مہر نبوت ص۴۳)

نوٹ ـــــــ اللہ اکبر! یہ کتنا بڑا بہتان عظیم ہے اور اسلام سے یہ کیسی کھلی ہوئی بغاوت ہے، کجا انبیاء و رسل کا مقام رفیع اور کہاں درسگاہِ قادیان کا ایک طفل مکتب! ورق اُلٹیے اور اس کا اندازہ کیجیے کہ اس حمام میں سبھی ننگے ہیں۔

"جماعت دیندار کو خطابات من جانب اللہ ملے ہیں۔ دو سو سے زیادہ مرد میدان اکثروں نے نبیوں کے منازل طے کئے وہ متعدد انبیاء کے ناموں سے پکارے گئے وہ دربار "بروز محمد" (خانقاہ سرور عالم آصف نگر (دکن) میں جمع ہیں صرف رام اور کرشن اوتار ہی ایک درجن سے زیادہ ہیں"

شمس الضحیٰ صہ ۹۱

نوٹ :— ناظرین سے ہیں ان کے انصاف کا طلبگار ہوں وہ خود اپنے ایمان وضمیر سے مطالبہ کریں کہ کیا یہ عبارت بھی کسی تبصرہ کی محتاج ہے۔ "دو سو سے زیادہ مرد میدان اکثروں نے نبیوں کے منازل طے کئے" یہ تو وہی ہوا — ایک تو کریلا وہ بھی نیم چڑھا۔

آنجناب تو قادیان سے بھی دو قدم آگے نکلے، وہاں تو مرزا صاحب کو اپنی ہی نبوت کے لالے پڑے تھے اور یہاں کا بازار اتنا سستا کہ اپنے علاوہ سیکڑوں کو منازل نبوت طے کرا دیئے۔

اب قرآن پر تفسیر بالرائے کا انداز فکر ملاحظہ کیجئے جسے پڑھ کر آپ حیرت میں ڈوب جائیں گے۔

قرآن حکیم سے لہو ولعب اور تفسیر بالرائے کا جیتا جاگتا نمونہ

"اس کے علاوہ اس سورۃ میں ایک متقیوں کی جماعت کا بھی ذکر ہے جو اسلام کے لئے مصائب جھیلنے والی ہے اور اپنے عمل سے صبر اور زحمت کا ثبوت پیش کرتی ہے ان ہی کو اصحاب میمنہ یعنی غازیان اسلام کے نام سے یاد

کیا گیا ہے۔ ان کی مخالفت میں آنے والی قوت کو اصحاب مشئمہ یعنی بدبخت گروہ بتایا گیا۔ ان کی انتہا یہ ہے کہ وہ ایک ایسی آگ میں ڈھکیل دیئے جائیں گے جس کو "نَارٌ مُّؤْصَدَۃ" کہا گیا ہے یعنی اس آگ سے نکلنے کا کوئی راستہ نہ ہوگا۔ تمام دروازے بند کردیئے جائیں گے۔ سب سے پہلے اللہ پاک نے لا اقسم بھذا البلد کہکر ام القریٰ والے بلدامین کی قسم کھائی ہے "اَنْتَ حِلٌّ بھذا البلد کہکر حضور کے ایک دوسرے بلد میں مزید اترنے کی بشارت دی گئی ہے جو "اَنْتَ حِلٌّ" سے ظاہر ہوتا ہے۔ "وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ" میں "بلد امین" کو باپ قرار دے کر بعثت ثانی میں دوسرے بلدہ کو اس کا بیٹا قرار دیا گیا ہے جو روئے زمین میں شہر حیدرآباد ہی بلدہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہی اپنے بلدہ کا بیٹا ہے جس میں بعثت ثانی کے لئے حضور سرور عالم نے بھی اس آنے والے موعود کو (رَجُلٌ مِنْ اُمَّتِیْ) اور من ولد ابن ہی کہا ہے اور وہ وجود حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور کا ہے جنھوں نے جسمانی ۵۶ اور اخلاقی ۹۶ نشانات کے ساتھ ایک دوسرے بلدہ میں نزول فرمایا۔ وَلَقَدْ خلقنا الانسان فی کبد میں ایک ایسے انسان کی حجت پیش کیجارہی ہے جو اپنے مقصد کے حصول میں انتہائی مشقت اٹھانے سے گریز نہیں کرتا لیکن وہ لقاء اللہ سے محروم ہے، وہ دل وگردہ رکھنے کے باوجود روحانیت سے بے بہرہ ہے۔ حضور سرور عالم کے بہ لباس دیگر دوسرے بلدہ میں نزول کو نہیں مانتا اور وہ وجود قاسم رضوی کا ہے۔ اَیَحْسَبُ

الانسان ان لن یقدر علیہ احد" یعنی انسان پر یہ حجت
پیش کی گئی ہے کہ وہ کیوں اپنے اقتدار میں اس قدر نازاں ہے، کیا اسے یہ
خیال نہیں ہوتا کہ شاید کسی اور کو اس پر قدرت حاصل ہو۔ یہ وہ عالم بتایا گیا ہے
جبکہ سید قاسم رضوی، پوری حیدرآباد ریاست پر حکومت و اقتدار کے نشہ میں
چور تھا اور یہ سمجھتا تھا کہ اس کی سیاست اور قوت ہمیشہ رہے گی۔
حضرت صدیق دیندار اور ان کے فقراء کو نظر میں بھی نہ لاتا تھا لیکن آگے
بتلایا گیا ہے، یقول اھلکت مالا لبدا۔ یعنی بالآخر وہ شخص
اپنے ہاتھوں اپنا بہت سامان برباد کرے گا، قوم کی ساری دولت کو
اپنی غلط رہبری سے ہلاکت کے گڑھے میں اتار دے گا۔"

شمس الضحیٰ صہ ۸۵ مصنفہ ابوالکلام عبدالغنی)

نوٹ ——"لقد خلقنا الانسان فی کبد" کی ایسی نرالی اور
انوکھی تفسیر بیان کی گئی ہے کہ اگر اس عہد میں امام رازی، امام غزالی، اور
عمادالدین بن عمر بن کثیر دمشقی ہوتے تو ان حضرات کو بھی دیندار پارٹی "ھل
من مبارز" کا نعرہ بلند کرکے چیلنج مناظرہ دیتی۔

ذرا انداز تفسیر ملاحظہ فرمایئے "دل و گردہ رکھنے کے باوجود روحانیت
سے بے بہرہ ہے۔ حضور سرور عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بہ لباس دیگر دوسرے
بلدہ میں نزول کو نہیں مانتا اور وہ وجود قاسم رضوی کا ہے"۔ گویا تیرہ سو برس
پہلے قرآن حکیم کی یہ آیت قاسم رضوی کے متعلق آسمان سے اتری تھی اور اس کا
سب سے بڑا جرم یہ تھا کہ وہ تناسخ یعنی "آواگون" کا قائل نہیں تھا۔

اس ٹکڑے کو بار بار پڑھئے کہ "حضور سرورِ عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بہ لباس دیگر دوسرے بلدہ میں نزول کو نہیں مانتا تھا" اس کی مزید وضاحت کے لئے عبارت کے اس ٹکڑے کو ملاحظہ کیجئے ــــ "اور وہ وجود حضرت مولانا محمد صدیق دیندار چن بسویشور کا ہے جنھوں نے جسمانی ایک سو چھپن اور افلاقی ۹۶ نشانات کے ساتھ ایک دوسرے بلدہ میں نزول فرمایا۔"

ہندو دھرم جسے آواگون کہتا ہے یہ اس کی عملی تفسیر ہے۔

ع ــــ باغباں بھی خوش رہے راضی رہے صیاد بھی

گالیوں کی بوچھار

"اولیاء اللہ کی مخالفت میں دو ہی قسم کے لوگ کھڑے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جنکی نسل صحیح نہ ہو یا پھر وہ جو نسل کا تو اچھا ہے لیکن گنہگار ہے۔ سید قاسم رضوی نے بحیثیت صدر اتحاد المسلمین ہمارے متعلق صدر ناظم کوتوال کو حکم دیا ہے کہ ــــ چور اور ڈاکو ہیں گداگری کرتے پھرتے ہیں۔ اب کمیونسٹوں کے حملہ کے موقع پر لوٹ مار شروع کردی ہے۔ یہ عیسائی ہیں، نہ مسلمان اور نہ پارسی ہیں، یہ بے دین ہیں، ان کو بہادر یار جنگ مرحوم ختم کرنا چاہتے تھے افسوس کہ وہ ختم نہ کرسکے۔ میں ان کو ختم کرتا ہوں وہ یہ کہ میں حکم دیتا ہوں کہ ان کو ختم کر ڈالو۔ جہاں پاؤ پکڑ لو سخت سے سخت سزا دو، یہ دو سَو کے قریب ہیں۔" (شمس الضحیٰ صد ۱۰۳)

نوٹ ــــ یہ تو سولہ آنے صحیح ہے کہ اولیاء اللہ کی مخالفت خوش عقیدہ و نیک چلن حضرات نہیں کرتے۔ لیکن بنیادی سوال تو یہ ہے کہ جناب کی ولایت بھی تو مسلم ہو ورنہ ہر چور ڈاکو ایرے غیرے کو یہ حق مل جائے گا کہ جب اُسے چور ڈاکو

کہا جائے تو وہ یہ کہدے کہ مجھے اس کا غم نہیں، اہل اللہ اور بزرگان دین کی مخالفت ہر زمانے میں کی گئی ہے ۔ اگر تم نے مخالفت کی تو کوئی عجوبہ نہیں جیسے آجکل باطل پرست جماعتوں کا حال ہے کہ جب علمائے اہلسنت ان کی بدعقیدگی وگمراہی پر عوام کو مطلع کرتے ہیں تو وہ فوراً جواب دیتے ہیں کہ لوگوں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بھی مخالفت کی تھی کیا کہنا ۔ یہ منھ اور مسور کی دال ـــــــ بس یہی حال یہاں بھی ہے ۔ ہمیں اس سے بحث نہیں کہ بہادر یار جنگؒ اور قاسم رضوی سے آپ کی بنائے مخاصمت کیا تھی لیکن اپنے منھ میاں مٹھو بننا اور اپنے کو زمرۂ اولیاء میں شمار کرنا یہ موضوع یقیناً قابل جرح وتنقید ہے ۔ اتنا تو عوام بھی جانتے ہیں کہ مقام نبوت اعلان کا ہے اور مقام ولایت اخفار کا ۔ اہل اللہ نے کبھی اپنی ولایت کا نقارہ نہیں بجایا بلکہ کراموں کے چھپانے کے سلسلے میں صوفیاء کے اقوال یہاں تک ملتے ہیں کہ ولی اپنے کرامت کو ایسے ہی چھپاتا ہے جیسے حائضہ عورت اپنے حیض کو ۔

واحسرتاہ ! آج اصل ہزاروں پردے میں ہے اور امیٹیشن یہر دیوں نے اپنا مارکیٹ بنا رکھا ہے اب قرآن سے تلعب اور وارفتگی مزاج کی ایک اور مثال ملاحظہ کیجئے :

> " انّا علینا جمعہ وقرآنہ ، یعنی قرآن کا جمع ہونا اور اس کا پڑھنا ایک خاص وقت پر ہوتا ہے اور وہ وقت معین ہے ــــ یہ عمل یا تو حضور سرور عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ظہور پر ہوا یا پھر حضرت مولانا صدیق دیندار قدس سرہٗ العزیز کے وجود نے اس عمل کو پیش کیا " (شمس ضحیٰ صلا)

نوٹ ا۔۔۔ "پنبہ کجا کجا نہم تن ہمہ داغ داغ شد" اب تو ذہن کے کسی گوشہ میں تاریکی نہیں رہ گئی کہ یہ نام نہاد دیندار جماعت لوگوں کو کہاں لے جانا چاہتی ہے۔ لغزش قلم یا انداز فکر کی دو ایک قابل عفو خطائیں ہوں تو چشم پوشی یا صرف نظر سے کام لیا جائے۔ یہاں کا عالم تو یہ ہے کہ اس حمام میں سبھی ننگے ہیں۔

خدارا سوچیے! یہ کیا ہو رہا ہے۔ قرآن کا جمع ہونا یا اس کا پڑھنا یہ کام یا تو عہد رسالت میں ہوا تھا یا اب تیرہ صدی بعد آن بدولت کے ہاتھوں انجام پایا۔ حیرت ہے ان مبلغین پر جو اپنی دوڑ دھوپ کو متاع آخرت سمجھکر نہ صرف اپنے کو جہنم کا ایندھن بنا رہے ہیں بلکہ سادہ لوح دوسرے مسلمانوں کا بھی ایمان غارت کر رہے ہیں۔ رب کریم انھیں صراط مستقیم عطا فرمائے اور ضلالت و گمراہی سے نکال کر سچے دین متین کی صحیح اور بے لوث خدمات کا جذبہ عطا فرمائے۔ آمین

نبوت سے ہمسری کا دعویٰ ملاحظہ فرمائیے:

> "وہ اس خانقاہ میں کیسے آسکتے ہیں جن کے سینے میں قرآن پڑھنے کا جذبہ نہ ہو، مبارک ہیں وہ جنھوں نے آسان زبان میں یعنی صدیق کی زبان سے قرآن کریم کے رموز سیکھے۔ صدیق کی زبان دراصل محمد کی زبان ہے کہ جس سے ہم پر قرآن آسان ہوا۔ قرآن کریم نے محمد کی زبان سے پڑھنے کی قید لگائی ہے فانما یسرنہ بلسانک اور آگے ہے لتنذر قوما لدا۔ یعنی آپ آخر زمانے میں قرآن آسان کرنے کے لئے تشریف لائیں گے۔"
>
> (شمس الضحیٰ ص ۴۲)

نوٹ ۔۔۔ جرأت و بیباکی جب انداز جنوں اختیار کرلے تو اس کی

کرشمہ سازیاں کچھ ایسی ہی ہوتی ہیں۔ یہ تو کرم ہے رحمت عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ورنہ اگر جلال موسوی ہوتا تو انگلیاں کٹ گئی ہوتیں اور زبان شل ہوگئی ہوتی۔
کہاں لسانِ نبوت کہ ان کے فرمودات کو بخاری یا کلام ربانی کہا جائے۔ (وحی غیر متلو یا وحی متلو) کی بنیاد پر خود قرآن حکیم جس کی توثیق کرتا ہے!
"وَمَا یَنطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی" اور کہاں ایک عامی انسان جسے خود قرآن تک سمجھنے کا شعور نہ ہو۔ اب دماغی توازن کا ایک نمونہ دیکھئے۔

ان کا مخالف وشٹ ہے

"ہم ہیں تقریباً تمام ہندوستان کے اوتار ہیں، ہم سے ہندوستان کا امن ہوگا دُشٹوں کے نمبر میں مت آؤ۔"

(شمس الضحیٰ دیباچہ)

سچ کہا غالب نے ؎

ہر بوالہوس نے حسن پرستی شعار کی
اب آبروئے شیوۂ اہل نظر گئی

"اب ہم صاف صاف کہے دیتے ہیں کہ ہمارا موعودہ اور بشارتوں کی بنا پر گذر گیا مستقبل بھی موعود ہے۔ وہ بھی گزر جائے گا آئندہ اس قسم کی تبلیغ و ہجرت اور غزوات تیرہ سو سال تک نہیں ہوں گے۔"

(شمس الضحیٰ دیباچہ)

نوٹ ——— ! نہ تو نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی۔
آپ کا ماضی موعود تو دنیا دیکھ چکی کہ اثبات مدعیٰ کے لئے آپ لوگوں کے

دل میں نہ تو خوف خدا رہا ـــــــــ اور نہ ہی جگ ہنسائی کا اندیشہ! خود شرم غیرت سے پسینہ پسینہ ہو کر بے حیائی کا ننگا ناچ دیکھتی رہی، جہاں جیسی گٹی بیٹھی وہاں ویسی ہی من مانی تفسیر کر لی گئی۔

اب رہ گیا مستقبل موعود تو! کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہونے تک۔

اللہ بڑا گھن چکر ہے (معاذ اللہ)

"حضور (صدیق دیندار) نے فرمایا میرا کام ختم ہو گیا۔ میں ایک طوفانی دورہ پر جانے والا ہوں، میں ہمیشہ آتا جاتا رہونگا، اللہ بڑا "گھن چکر" ہے، وہ کسی کی سمجھ میں آتا اگر وہ کسی کی سمجھ میں آ گیا تو وہ خدا ہی نہیں ــــ"

(شمس الضحیٰ ص۱)

نوٹ ـــــ یہ بات تو صحیح ہے کہ اللہ کی ذات کسی کی سمجھ میں نہیں آتی وہ اپنی ذات وصفات دونوں میں عقل انسانی سے ورار ہے اس مفہوم کی وضاحت میں اکبر الہ آبادی نے ایک سادہ مگر پر معنی شعر کہا ہے ؎

تو دل میں تو آتا ہے سمجھ میں نہیں آتا
میں جان گیا بس تری پہچان یہی ہے

لیکن یہ کہنا کہ اللہ بڑا "گھن چکر" ہے۔ یہ دینداروں کے چولے میں گستاخوں کا مقولہ ہو سکتا ہے۔

رہ گیا یہ مسئلہ کہ میں (صدیق دیندار) ہمیشہ آتا جاتا رہونگا، اتنی گزارش ہے، اب جب بھی ان کی آمد ہو تو خواہ کسی اور سے نہ سہی مگر ہمارے صدر سید العلماء حضرت مولانا سید آل مصطفےٰ میاں صاحب قبلہ صدر آل انڈیا شنی

جمعیۃ العلماء بمبئی سے ضرور ملاقات کرادیں۔ سنا ہے بغرض علاج خانقاہ مارہرہ مطہرہ تک انھیں لے جانا چاہتے ہیں۔

"آہ ایسی عظیم المرتبت شخصیت کہ جس کے احسانات کو عالم انسانیت کبھی بھی فراموش نہیں کر سکتی۔ ساڑھے تیرہ سو سال بعد اپنا حقیقی چہرہ انور دکھلا کر راہ سفر اختیار کر گئی۔"

(شمس الضحیٰ ص۳)

نوٹ ——— اگر سرور عالم خانقاہ کی چودھری کا نام عالم انسانیت ہے تو یقیناً آپ لوگ ان کے احسانات نہیں بھول سکتے۔ چونکہ چین بسویشور صاحب نے اپنے طوفانی دورے پہ جانے سے پہلے پہلے نہ جانے کتنے گنواروں کو نبی بنا دیا کتنوں کو ولی، قطب ابدال بنا، "ہلدی لگی نہ پھٹکری" رنگ چوکھے کا چوکھا رہا۔ البتہ اگر عالم انسانیت خانقاہ کی چودھری سے باہر بھی ہے تو دیندار پارٹی کو بین الاقوامی الیکشن لڑنا پڑیگا۔ شرط یہ ہے کہ چین بسویشور صاحب کو کنویسنگ کے لئے طوفانی دورے سے واپس بلوا لیجئے۔

"شعر— زمانے میں قرآں مشہود ہے اب کہ ذات محمد ہی محمود ہے اب

تشریح ——— "چونکہ سارے اولیاء اللہ حضور کی مدح میں گم تھے، لیکن کسی ولی کو "مقام محمود" حاصل نہ ہوا اس لئے کہ وہ دور آگے تھا جیسے کہ اس آیت سے روشن ہے "عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا" آیت کے اس تیسرے حصہ میں حضور کی ذات کو مقام محمود پر لانے کی بشارت دی گئی ہے۔ یہ دور آخر ہے جو موعود ہے حضور نے اسی مقام محمود والی بعثت کے لئے مسلمانوں کو بعد اذان دعا سکھائی جس کی تعمیل میں ہر مسلمان وابعثہ

مَقَاماً مَّحۡمُوۡدًا کے الفاظ دہراتا ہے ۔ ادھر نماز کے قعدہ میں شہادت کی انگلی اسی بعثت ثانی کی شہادت میں اٹھائی جاتی ہے۔ جس کا انتظار مسلمانوں میں ہے ۔ وہی بعثت مقام محمود والی بعثت ہے ۔ جس سے ظاہر ہے کہ محمد رسول اللہ ہر تیرہ سو سال کے بعد ایک امتی کی قبا پہن کر جلوہ گر ہونگے اسی لئے قعدہ میں اَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ اَیُّھَا النَّبِیّ کہا جاتا ہے کہ جس سے حضور سے مخاطبت ہوئی ہے ۔ "ایّھا النّبی" کی مخاطبت غائب کی نہیں ہے بلکہ آنکھوں سے دیکھنے کی حجت پیش کرتی ہے ....

بہر صورت یہ بعثت ثانی کس رنگ میں ہوگی ۔ بعثت ثانی میں وہ اپنا نام کیا پائے گی ۔ اس کے لئے خود اللہ پاک نے قرآن میں حضور سے دعا کرنے کے لئے کہا ہے وہ یہ ہے ۔ "قُلۡ رَّبِّ اَدۡخِلۡنِیۡ مُدۡخَلَ صِدۡقٍ .... سُلۡطٰنًا نَّصِیۡرًا" ۔ حضور کے سارے کمالات روحانی کا اگر کوئی وجود متحمل ہو سکتا ہے تو وہ وجود صدیق اکبر کا ہے بعثت اوّل میں بھی صدیق تھے بعثت ثانی میں بھی صدیق ہی ہیں ....

پس اب ظاہر ہوا کہ حضور شاہد و مشہود بھی ہیں اور روز قیامت میں محمود بھی ۔ اور اس طرح جب آپ کا اعادہ ہوتا ہے تو موعود بھی ہیں ....

حقیقت یہ ہے کہ یہ آخری بعثت جس کو وَالبعث بعد الموت بھی کہا گیا ہے حضور کے کوئی دوسرا وجود اس امت کی اصلاح کے لئے کھڑا نہ ہوگا ۔ یعنی اس امت میں ہی ایک کامل انسان بروز محمد کی شکل میں مبعوث ہوگا"

(اقتباس از کتاب شمس الضحیٰ صد ۳۰-۳۱)

"یہ خود عود کر آئے موعود ہو کر ۔ شہادت میں خود اپنی مشہود ہو کر"

(شمس الضحیٰ ص۱۲)

"بشر بن کے قرآن کے مشہود آئے ۔ قیامت کی بعثت میں محمود آئے
اعادہ میں اپنے وہ موعود آئے ۔ غرض دور آخر کے مقصود آئے"

نوٹ ــــــ موعود، مشہود، محمود، مقصود کے عرفی ولغوی معنوں کو چھوڑ کر محض بات کو بتنگڑ بنانے کی خاطر دیندار پارٹی کوئی بھی معنی لے، یہ ان کی اپنی ذمہ داری ہے لیکن یہ امر ناگزیر ہے کہ اب نئی لغت مرتب کیجائے قاموس، المنجد، صراح، یہ ساتھ دینے کو تیار نہیں۔

رہ گیا اس کے مصداق کا متعین کرنا تو بات ڈھکی چھپی نہیں رہ گئی کہ یہ تانا بانا اور کھینچ تان کس لئے ہے؟ یہ صرف اس کی خاطر ہے جو آپ کا کعبہ مقصود ہے۔ جناب دکن میں ہوں یا کہیں اور لیکن قادیان نہیں بھولتے۔

مزید تائید "قیامت صغریٰ مسیح محمدی (مرزا غلام احمد) کا ظہور ہے جسے نفخ اول کہا گیا ہے نفخ ثانی قیامت کبریٰ کو مختص ہے جو حضور کی ذات کو مختص کرتی ہے۔

اسی کو نشاۃ اخریٰ کہا گیا ہے "وان علیہ النشاۃ الاخریٰ" یعنی دوسری بعثت لازم قرار دی گئی جس طرح اول میں ہوا آخر میں ہوگا"

(شمس الضحیٰ ص۱۹)

دوسرا حوالہ "یہ موعود ہستی حضرت مولانا صدیق دیندار قدس سرہ العزیز کی ہے۔ پس حضور کا معاد ہر تیرہ سو سال کے بعد ہوتا رہیگا"۔ (شمس الضحیٰ ص۲۱)

نوٹ ـــــ جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے
معاذ اللہ! شریعت تو آپ کے ہاتھوں کا کھلونا ہے نہ آپ کو قرآن کی فکر، نہ حدیث کی پروا اور نہ اقوال سلف کی۔

آپ کا تو ایک نصب العین ہے اُسے پورا ہونا چاہئے خواہ عظمت قرآن باقی رہے یا پارہ پارہ ہو جائے۔

"اور قرن اول میں ہلاکت کسریٰ والی پیشگوئی حضرت عمر سے پوری ہوئی اور ہلاکت قیصر والی پیشگوئی ساڑھے تیرہ سو سال بعد حضرت صدیق کے ذریعہ سے پوری ہوئی۔ وہ اس طرح کہ قوم انگریز جو قیصر ہند کہلاتی تھی، آپ کی حجت سے وہ اپنے مشرقی جزائر کو کھو بیٹھی۔ آج نہیں تو کل آنیوالی نسلیں ضرور اس تین حقیقت کو تسلیم کئے بغیر نہ رہ سکیں گی جیسے کہ یوم الجمعہ وارث انبیاء کی جماعت کے ساتھ لوٹ آیا۔" (شمس الضحیٰ ۳۱)

نوٹ ـــــ اتنی سی بات تو صحیح ہے کہ خلیفہ دوم امیر المومنین حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فاتح کسریٰ ہیں لیکن قیصر ہند "انگریز قوم" کے فاتح جناب چین بسویشور صاحب تھے، اس کو ہم سے تسلیم کرانے کے بجائے کانگریس سے تسلیم کرائیے تو زیادہ مناسب ہے۔ اس کا صحیح جواب وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی آپ کو دے سکیں گی کہ ملک کی آزادی ان کے والد آنجہانی پنڈت نہرو اور ان کے رفقاء کار کی کوششوں کا نتیجہ ہے یا چین بسویشور صاحب کی سعی نامشکور کا۔

رحمۃ للعالمین

"پہلی دفعہ آپ مخلوق پر رحم فرما کر "رحمۃ للعلمین"
بن کر تشریف لائے اور مخلوق کو ہر بلا سے بچایا
اب دوبارہ آپ ہی تشریف لائے ہیں۔" (شمس الضحیٰ صـ۲)

نوٹ! ــــ ؎ صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں
کیسا پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں

پیارے! جو کہنا ہو اُسے صاف صاف کہو۔ یہ زبان کی لکنت اور قلم کی سُبک رفتاری، ہو نہ ہو کسی رازِ پنہاں کی پردہ دری کرتی ہے؟ اگر تم صدیق ہی کو اپنا سب کچھ سمجھ بیٹھے ہو اور انھیں کو متاعِ جان و ایمان سمجھ رکھا ہے تو کون تمھارے گلے میں پھانسی کا پھندا ڈالتا ہے کہ تم ڈھکے چھپے لفظوں میں اظہارِ مدعیٰ کرو، جو اعلان کرنا ہو کھلے بندوں اُس کا اعلان کردو۔ یہ کیا اندھیر و تماشہ ہے کہ مسلمانوں کو فریب دینے کے لئے خدا و رسول، کلمہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ، سبھی سے بطورِ نمایش ایک والہانہ شفقت کا اظہار ہے اور در پردہ رسول دشمنی اور اسلام بیزاری کا لاوا بھی سلگ رہا ہے جس کی ایک چنگاری سے عقیدے کا پورا نشیمن بھسم ہو جائے۔

صدیق دیندار کا خواب

"میں نے خواب دیکھا حشر برپا ہے۔ اللہ قاضی کی حیثیت سے آیا ہے، ایک بلند تخت پر بیٹھا ہے، جزا و سزا کے فیصلے دے رہا ہے۔ میں نے دیکھا کہ وہ میری صورت میں ہے۔"

ع ناطقہ سر بہ گریباں ہے اِسے کیا کہیے

نبوت تو نہ جانے کتنوں کو مل چکی تھی۔ بس لے دے کر خدا ہونا باقی رہ گیا تھا۔ دل کا وہ حوصلہ بھی نکل گیا، بیداری میں نہ سہی خواب ہی میں خدا بن بیٹھے۔

معلوم ہوتا ہے تھوڑی بہت تعلیم سہارنپور سے بھی حاصل کیگئی ہے چونکہ یہ حضرات بھی فضل وکمال کے لئے خواب ہی گڑھ لیتے ہیں۔

"جو مجھے دیکھتا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا ہے"۔
(مہر نبوت ص ۶۲)

نوٹ —— جب آپ نے خدا کو اپنی صورت میں دیکھا تو پھر ایک زینہ اُترنے کی کیا ضرورت تھی۔ صاف صاف یہ کہدیتے کہ جس نے آپ کو دیکھا اُس نے خدا کو دیکھا۔ معاذ اللہ! شریعت کو تو آپ نے بازیچۂ اطفال سمجھ رکھا ہے۔

دوستو! دینداری کے پردے میں بے دینی کا تھوک بیوپار اسی کو کہا جاتا ہے۔ یہ لوگ پھٹکر فروش نہیں بلکہ تھوک فروش ہیں۔ گویا لامذہبیت ولاقانونیت کے جنرل مرچنٹ۔

من مانی تفسیر

اللہ نور السمٰوات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیھا المصباح فی زجاجۃ الزجاجۃ کانھا کوکب دری ——

وہ کوکب دری میں ہوں"۔ (مہر نبوت ص ۳۲، ۳۳)

نوٹ —— ! اللہ اکبر! جسارت اور ڈھٹائی کا عہد شباب ملاحظہ

کیجئے۔ تفسیر جلالین، تفسیر مدارک، تفسیر خازن، تفسیر معالم التنزیل، تفسیر کبیر، تفسیر ابن کثیر، تفسیر بیضاوی اور تفسیر روح البیان وغیرہ تفاسیر میں تو میں نے کہیں بھی نہیں پایا کہ کوکب دری سے مراد جناب صدیق صاحب جن بسولیشو رہیں۔

جب دین متین اور قرآن حکیم سے کھیل ہی کھیلنا ہے تو ایک کوکب دری ہی پر کیا موقوف ؟ "سبحٰن الذی اسریٰ" کے تحت کہدیجیے کہ وہ جناب ہی کی معراج تھی۔ شق صدر بھی آنجناب ہی کا ہوا تھا اور جبریل امین وحی لے کر آپ ہی کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

آخر ش آپ کو ڈر کس کا ہے مگر بات اتنی سی ہے کہ جب راز کھل جائیگا تو مسلمان آپ کے فریب میں نہ آسکے گا اسی خطرے کو محسوس کرتے ہوئے میں نے اس کا نام "بے نقاب چہرے" رکھا ہے تاکہ آپ لوگ دن کے اُجالے میں نہیں رات کی تاریکی میں پہچانے جاسکیں۔

"اس فقیر کا ہی حق ہے کہ وہ کہے حضور منبع انوار صلی اللہ علیہ وسلّم ظالموں کے ڈر سے غار ثور میں چھپ گئے ہیں، ایسے وقت صدیق ہی ایک یار غار ہے"

نوٹ ——— آخر ش یہ کیا طرفہ تماشا ہے کہ جب آنجناب رحمۃ للعلمین بن بیٹھے، خدا کو اپنی صورت میں دیکھا تو اب یار غار بننے کی حرص کیوں باقی رہ گئی ؟ اس کے سوا اور کیا کہا جائے کہ نام کے مطابقت پر محض ایک بے ہنگم نکتہ آفرینی ہے خواہ اس کا حاصل کچھ بھی ہو ——— معاذ اللہ گویا

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم غارِ ثور میں چھپے ہوئے ہیں اور آں بدولت نیابت کا فریضہ انجام دے رہے ہیں

"اس امت میں یہ فقیر ہی فرد واحد ہے۔ جو فرقہ بندی کی لعنت سے دور رہ کر کافروں پر شدت سے جارحانہ حملہ آور ہے اور ہر مسلمان کو اپنے سینہ سے لگاتا ہے اور سنّت رسول والا عمل کہ کسی کلمہ گو کو کافر نہ کہنا"

(مہر نبوت ص۶۳)

نوٹ ——— بڑی کمی رہ جاتی اگر یہ عبارت نہ لکھی گئی ہوتی۔ یہ کیسے پتہ چلتا کہ آپ کا سانٹھ گانٹھ کس سے ہے۔

اہل خرد نے سمجھ ہی لیا کہ آپ کی زبان پر کون بول رہا ہے۔

"جب مسلمانوں کے دماغ کافروں کی وجاہت اور سطوت کی وجہ سے مرعوب ہو کر منافقت کی طرف مائل ہو جائیں اور لاکھوں مرتد بھی ہو جائیں تو اپنے دین کو سنبھالنے اور پھیلانے کے لئے خود اللہ آنا چاہیئے، وہ آیا اور مجھ میں آیا اور اپنا کام کیا" (مہر نبوت ص۶۴)

نوٹ ——— لفظوں کے ہیرے پھیرے اور گورکھ دھندے سے جو کسر باقی رہ گئی تھی وہ بالکل واشگاف ہو کر یہاں پوری ہو گئی۔

اللہ آیا ...... مجھ میں آیا .... اپنا کام کیا

آفریں باد بایں ہمتِ مردانہ تو

آخرش نہ رہا گیا اور رازِ سربستہ کو اگل ہی دیا ———

یہ بھی رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا اعجاز ہی ہے کہ یہ اسقدر بے نقاب

ہو جائیں کہ اُمّت مرحومہ اُن کے فریب میں آ ہی نہ سکے ۔ بے دینی و گمراہی جن کے حق میں مقدر ہو چکی ہے اور قبول حق کے لئے جن کے دلوں کا دروازہ بند ہو چکا ہے وہ تو لا علاج مریضوں میں ہیں، البتہ قبول حق کیلئے جن کے دلوں کا دروازہ کھلا ہوا ہے ان کے حق میں یہ کتاب اکسیر ہدایت ہے ۔ خداوند قدوس بھولے بھٹکوں کو صراط مستقیم کی ہدایت فرمائے اور زیر مطالعہ کتاب کو زہر ہلاہل کے مقابل تریاق کی تاثیر عطا فرمائے آمین ۔

نئی کتاب کے چند نئے حوالے

"مسلمانوں کو فخر ہے کہ غیر مسلم اقوام کے رشی منی، نبی، رسول، ان کے اندر پیدا ہو کر اسلام کی خدمت کرتے ہیں ۔"

(امام الجہاد صد ۱ مصنفہ ابو العرفان سید عبد القادر ریاض سنی)

(مبلغ اسلام ، حیدر آباد دکن)

نوٹ ـــــ حد ہو گئی الحاد و زندقہ اور بے لگام نثار پروانہ کی ، نہ اسلام کے بنیادی اصولوں کی رعایت ہے اور نہ ہی اسلام دشمنی کا دل میں کوئی کھٹکا بلکہ بہ گمان خویش اپنے ہی کو سچا پکا دیندار سمجھ کر کھلے بندوں دوسروں کی آنکھوں میں دھول جھونکی جا رہی ہے گویا معاذ اللہ نبوت و رسالت گھر کی کھیتی ہے ۔ من مانی بوؤ و کاٹو، جسے چاہو رشی منی مان لو اور جسے چاہے نبی و رسول ! العیاذ باللہ من ذالک ۔

"یہ امر واقعہ ہے کہ محدثین و فقہاء نے جو جو طریق صحت روایات کے اپنے طور پر اختیار کئے وہی اختلاف اور افتراق امت کا موجب ہوئے ۔"

(امام الجہاد صد ۱۲)

نوٹ ـــــــــ یہ ایک نئی بحث کا آغاز ہے جو امام الجہاد کے بیسوں صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔ فقہاء و محدثین نے روایات کے صحت و عدم صحت کے جو طریقے اختیار کئے ہیں وہ آنجناب کی نگاہ میں غیر محمود و ناپسندیدہ ہی نہیں، بلکہ شیعہ، سُنی، حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی وغیرہ اختلافات کے یہی باعث ہوئے۔

ائمہ مجتہدین کی تقلید سے گلوخلاصی کی یہ ایک تمہید ہے جب تک اس میں کیڑے نہ نکالے جائیں گے اس وقت تک اس بندھن سے آزادی نہ مل سکے گی۔

> "بالقوہ ہر مسلمان مہدی ہے" (امام الجہاد صـ۱۵)

نوٹ ـــــــــ یہ کوئی نئی بات نہیں جب آپ کی نظر میں ہر مسلمان بالقوہ نبی ہے تو مہدی ہونے میں کیا تعجب!

خرافات کا مال گودام

امام الجہاد صـ۱۶ کی ایک سرخی صحاح ستہ میں امام الجہاد کی حدیثیں زیادہ کیوں نہیں؟

> "جامعین صحاح نے صحت حدیث کا معیار اپنے اجتہاد و فکر کو بنایا۔ خود ایک قاعدہ تجویز کیا اور اسی کو آلہ تشخیص ٹھہرالیا اور ظاہر ہے کہ خود ساختہ قواعد کی بنیاد جب محض انسانی اجتہاد و فکر پر قائم ہوگی تو اختلاف ضرور ہوگا۔" (چند سطر بعد)
>
> "محدثین میں اکثر ایرانی نسل کے لوگ گزرے ہیں۔ ہر شخص نے اپنے سابقہ رجحانات قلبی کو جو غیر شعوری رنگ میں لوح فطرت پر ثبت

ہوسکتے ہیں۔ ترجیح دے کر وہی روایتیں قبول کیں جو اُن کے فہم و
افتادِ طبیعت کے موافق تھیں" (امام الجہاد صفحہ ۱۶) چند سطر کے بعد:
"اگر ہمارے پاس تفسیر قرآن کے لئے فلسفۂ کائنات نہ ہوتا
تو رطب و یابس میں تمیز کرنا محال تھا"

نوٹ ـــــ اس دلخراش عبارت کو متعدد بار پڑھ کر فیصلہ کیجیے کہ
اسلام کی خدمت ہو رہی ہے یا اس کے بخیے اُدھیڑے جا رہے ہیں۔
خدائے قدیر اسلاف کی قبروں کو اپنی رحمتوں و برکتوں کا خزینہ بنائے۔ آمین"
جنہوں نے صحت الفاظ و تطبیق معانی پر پوری امانت و دیانت سے اپنے
فہم و فکر کی صلاحیتیں وقف کر کے مغز کو مغز اور چھلکے کو چھلکے کی شکل میں
دانشوروں کے سامنے رکھدیا۔ جن کی ذہنی کاوشوں اور انمول جواہر پارے
ہزار ہا ہزار صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔

اب چودہ صدی کے گیروا پوش رنگیلے شاہ فقہاء و محدثین کی خدماتِ
جلیلہ پر خاک اڑا رہے ہیں۔ یاد رہے اگر اسلاف سے خدانخواستہ اعتماد
اُٹھ گیا تو دین سے امان جاتا رہے گا۔ غور فرمایئے قرآن سمجھنے کیلئے فرموداتِ
نبوت و تشریحات مفسرین کی ضرورت ہے یا فلسفۂ کائنات کی؟ دین کے ہر
شعبہ کو آپ نے گورکھ دھندا بنا رکھا ہے۔ قرآن سمجھنے کے لئے حضرت
عبداللہ ابن عباس، حضرت عبداللہ ابن مسعود، حضرت رازی اور حضرت
غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی چوکھٹ پر جا کر ان کے دہلیز کی خاک چاٹنی
ہوگی اور قرآن سمجھنے کے لئے فلسفۂ کائنات کی عینک نہیں چاہیئے۔

امام الجہاد ص۱۱ کی ایک سرخی "تفسیروں اور حدیثوں کا ذخیرہ چھانٹنا پڑے گا" اس کے تحت یہ ہے۔

"آیندہ تمام دفاتر حدیث اور ذخائر تفسیر فلسفۂ کائنات کے مطابق کیے جائیں گے اور ہر غیر فطری اور غیر روحانی چیز سے ان کو پاک کر دیا جائیگا"

نوٹ ——— قربان جایئے۔ یہ اسلام کے نئے ٹھیکیدار ہیں!

مگر یہ تو فرمایئے کہ فقہائے کرام و محدثین عظام نے جانچ پرکھ کے جو اصول معین کئے وہ تو آپ کو ایک آنکھ نہیں بھایا۔ آخر ش جس اصول کے تحت آپ غیر فطری، غیر روحانی چیزوں سے اسے پاک کریں گے۔ اس کاٹ چھانٹ کا اصول آپ کو کہاں سے ہاتھ آیا۔

حضرت ناصح جو آئیں دیدۂ و دل فرش راہ
ہاں مگر بتلا دیں پہلے مجھکو سمجھائیں گے کیا

مذہب اُلّوؤں کا بازار ہے! (صدیق دیندار)

"اور اس قسم کے ہزاروں ہفوات کتب تفسیر و حدیث میں داخل ہیں جن کا سر ہے نہ پیر، بقول مولانا اقدس (یعنی صدیق دیندار چن بسویشور) مذہب کیا ہے اُلّوؤں کا بازار تفسیریں کیا ہیں اُلّوؤں کی منڈیاں"۔

(امام الجہاد ص۱۹)

نوٹ ——— سچ بتایئے ایسی عبارت جسے دیکھکر کلیجہ کا خون پانی ہو جائے اس پر کیا تبصرہ کیا جائے۔

اسلام کے کٹر سے کٹر دشمنوں نے جو بات نہیں کہی۔ دینداری کے

چولے میں ایسا ناپاک حملہ الامان والحفیظ ۔ خدائے قدوس ہر مسلمان کو اس فتنے سے محفوظ رکھے۔

خدا شاہد ہے اب یارائے ضبط باقی نہیں رہ گیا ۔ اب آئندہ ان کی تفاسیر پر اپنی دوسری کتاب میں سیر حاصل گفتگو کروں گا جس میں اُن کی منڈی کے الو اور الو کے پٹھے دونوں اسیر قفس ہوں گے —— اب چند حوالجات ہیں جن پر ہلکا سا اشارہ کر کے گزر جاؤں گا۔

"پس اے مسلمانو! ہندوؤ! سکھو، لنگایتو! مسیحیو! خوش ہو جاؤ حق کی شان قدسی چن بسویشور، کلکی اوتار امام الزمان مسیح جلالی کی صورت میں امن و شانتی، اسلام کو پھر سے زندہ جاوید کرنے کے لئے اپنی قدیم سنت پر ظاہر ہو چکی ہے۔" (امام الجہاد ص۲۳)

نوٹ —— ؎ خرد کا نام جنوں پڑ گیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

"شجر انبیاء کا پھل آفتاب رسالت حضرت محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں اور شجر اسلام کا پھل تقدس مآب حضرت مولانا صدیق دیندار صاحب قبلہ ہیں۔"

نوٹ —— جب پھل ہی ٹھہرے تو جی بھر کر کھایئے۔ موج اڑایئے۔ مونچھوں پر تاؤ دیجئے —— ایسا پھل اب آپ کو کہاں مل سکتا ہے؟

"ہم نے حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ کو عملی قرآن کی صورت میں دیکھا ہے قرآن کو جہاں کھولا وہیں مولانا کو پایا۔" (امام الجہاد ص۴۲)

نوٹ ـــــ انشاء اللہ آپ جہنم میں بھی انھیں کو دیکھیں گے۔

"حضرت اقدس مدظلہ العالی جب اسلام کی کس مپرسی اور مسلمانوں کی ناگفتہ بہ حالت پر غور فرماتے ہوئے میدان گدگ میں ایک درخت کے نیچے اکیس دن تک بیٹھے تو بشارت و نصرت آپ نے دیکھا داہنی ران پر دو ہزار فرشتے نازل ہوئے اور بائیں پر ایک ہزار تو آپ نے حیرت انگیز طاقت محسوس کی انھیں ایام میں آپ کو "تو ہی" چن بسویشور کا الہام ہوا۔"

(امام الجہاد صـ۵۸)

نوٹ ـــــ تین ہزار فرشتے نہیں آپ تین لاکھ کا بھی اعلان کر دیجیے۔ تو کم ہی کم ہے۔ جب آپ مطلق العنان ہی ٹھہرے ـــ تو منہ میں لگام کون لگا سکتا ہے؟

(نواب عثمان علی پاشا آصف جاہ سابع کے متعلق پیشینگوئی)

"ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات دن گزرتے جائیں گے۔ حتیٰ کہ بادشاہوں سے ایک انسان (نشان کے طور پر) مالک ہوگا اس کو جاہ جاہ کہا جائے گا۔" (صـ۶۰)

نوٹ ـــــ ٹھیک ہے، سید قاسم رضوی سے نپٹنے کا یہی ایک معقول طریقہ تھا کہ 'جاہ جاہ' کا وظیفہ پڑھا جائے۔

معلوم نہیں کچھ کارگر ہوا بھی یا نہیں؟

"چنانچہ ذات اللہ کے مظہر کی شان بہ لباس 'چن بسویشور'

اوتار جلوہ آرا ہوائی ——"

نوٹ —— کیا کہنا ہے۔ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ از آدم تا مسیح علیہم السلام جملہ انبیاء ورسل صفات الٰہی کے مظہر تھے اور آپ بے چن بسویشور صاحب ذات الٰہی کے مظہر —— چھوٹا منہ بڑی بات۔

دوستو! 'دیندار انجمن' کا لٹریچر ہفوات وخرافات کا پٹارہ نہیں بلکہ مستقل مال گودام ہے۔

جس کتاب کو اُٹھائیے، جس صفحہ کو دیکھئے، اُصول وضوابط کا چہرہ مسخ کرنے کے لئے طرح طرح کے ہتھکنڈے استعمال کئے گئے ہیں۔

میری اول بھی یہی گزارش ہے اور ختم کتاب پر بھی کہ جس طرح ممکن ہو کلیجہ پر سل رکھ کر اسے بالاستیعاب پوری کی پوری پڑھ جائیے، لٹریچر کے گندہ اور گھنونے اقتباسات خود پکار رہے ہیں کہ اسے روشنائی کے بجائے مسلمانوں کے خون جگر سے لکھا گیا ہے۔

قادیانی مذہب پر میں مستقلاً ایک کتاب لکھ رہا ہوں جس میں تاریخی شواہد سے اس کا ثبوت بہم پہنچایا جائے کہ اس نوزائیدہ مذہب میں کس کس ملک کا ڈالر کھنک رہا ہے۔

میں نے ایک مختصر سا اشارہ اپنی کتاب "خون کے آنسو" میں کیا ہے لیکن کوئی سیر حاصل گفتگو نہیں کر سکا۔

سیدھے اور سادہ لوح مسلمانوں کی اصلاح کی خاطر یہ میری کاوش

ومحنت ہے۔ میں فیصلہ نہیں کرسکتا کہ جس ارادے سے میں نے قلم اٹھایا تھا اس کا حق ادا بھی کرسکا یا نہیں؟ یہ حق تو ناظرین کا ہے!

بس اتنی سی آرزو ہے کہ خدائے قدیر اسے ناآشنائے منزل کے لئے مشعل راہ بنائے اور جو لوگ اپنی ناواقفیت کے باعث اس جماعت کے دام تزویر میں پھنس چکے ہیں ان کے حق میں اسے منارۂ ہدایت بنائے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

مشتاق احمد نظامی

مہتمم دارالعلوم غریب نواز، الہ آباد

و خادم سُنی تبلیغی جماعت

۱۰ رمضان المبارک ۱۳۹۰ھ

علامہ نظامی کی تالیفات و ترتیبات

خون کے آنسو

ذہن وفکر میں زلزلہ پیدا کرنے والی علامہ نظامی کی معرکتہ الآرا تصنیف جس کا مطالعہ اپنوں کے لئے ایمان کی پختگی کی ضمانت اور دوسروں کے حق میں لمحۂ فکریہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر ابھی تک یہ کتاب آپ کے مطالعہ سے نہیں گزری تو آج ہی اپنے آرڈر سے ہمیں اطلاع دیں۔

خون کے آنسو حصہ اوّل قیمت۔ تین روپئے خون کے آنسو حصہ دوم قیمت ۲ روپیہ ۵۰ پیسے

نسیم رحمت

بہار، گجرات، راجستان، اتر پردیش، مہاراشٹر، مدھیہ پردیش اور کیرالا کے بہت سے مکاتب میں داخل نصاب ہے۔ چھوٹے بچوں کے لئے آسان زبان میں دینیات کی یہ ایک بہت ہی مفید اور محنت سند کتاب ہے۔ اگر آپ کی یہ خواہش ہے کہ آپ کی گود کے پروردہ بچے مسلمان ہو کر زندہ رہیں تو اسے ہر اسلامی گھرانے میں پھیلانے کی کوشش کیجئے!

نسیم رحمت حصہ اول قیمت ۲۸ پیسے، حصہ دوم قیمت ۳۴ پیسے، حصہ سوم قیمت ۴۷ پیسے۔

فردوسِ ادب

یہ کتاب بھی ملک کے عام مکاتب میں داخل نصاب ہے۔ برسوں کے تجربہ کے بعد عام مدرسین کا خیال ہے کہ بچوں کی ذہنی اور اخلاقی تربیت میں انتہائی مؤثر اور سہل الحصول کتاب ہے۔ اگر آپ کی یہ آرزو ہے کہ زبانِ اردو کے ساتھ بچوں کا ذہن اسلامی سانچے میں ڈھل جائے تو فردوس ادب کی تعلیم بچوں کے لئے لازم قرار دیجئے۔

فردوس ادب حصہ اول قیمت ۲۵ پیسے، حصہ دوم قیمت ۲۸ پیسے، حصہ سوم قیمت ۳۴ پیسے
حصہ چہارم قیمت ۴۷ پیسے

مکتبۂ پاسبان کی نئی مطبوعات

معارفِ حدیث

استاذ العلماء جلالۃ العلم حافظ ملت حضرت مولانا الحاج حافظ عبد العزیز صاحب قبلہ شیخ الحدیث دار العلوم اشرفیہ کے وہ گراں قدر مضامین جو ماہنامہ پاسبان میں برابر شائع ہوتے رہے ہیں۔ "معارف حدیث" کے نام سے اس کا مجموعہ کتابی شکل میں شائع ہو گیا ہے۔

اس کی افادیت و اعلیٰ معیار کی ضمانت حضور حافظ ملت کی ذات گرامی ہے

معارفِ حدیث مذہبی معلومات کا ایک بہترین ذخیرہ ہے ایسی قابلِ مطالعہ کتابیں بہت کم شائع ہوتی ہیں۔

مکتبہ پاسبان کی یہ قابل فخر ولائق مطالعہ کتاب آج ہی حاصل کیجیے

قیمت — 2·25

فتاوی پاسبان

برسہا برس ماہنامہ "پاسبان" کے جو فتاوے ماہ بماہ شائع ہوتے رہے ہیں انھیں اکٹھا کرکے "فتاویٰ پاسبان" کے نام سے کتابی سائز پر شائع کیا گیا ہے۔

یہ نہ جانے کتنے بیش بہا مسائل کا ایک قیمتی مجموعہ ہے۔ گھر بیٹھے مسائل کو حل کرنا چاہتے ہوں تو

آج ہی "فتاوی پاسباں" کا آرڈر بھیجیے!

قیمت — 2·50